اصول ترجمہ بھی ایسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے انگریزی الفاظ اپنی اپنی جگہ ان کا
تلفظ بہت خوشخط اردو میں ہے جنکو پڑھکر دل خوش ہوتا ہے اور آگے پڑھنے
کو دل چاہتا ہے الفاظ کے معنے بھی بہت آسان دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھ میں
آتے جاویں ہر چار پانچ سبقوں کے بعد ایک ایک گرامر یعنی صرف نحو لکھا دیا گیا
ہے جس سے پڑھنے والے کی لیاقت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ انگریزی بات کے
فقرہ جات آسانی سے اپنے صحیح طور پر لکھ اور بول سکتا ہے مڈل کے امتحان
کیلئے یہ کتاب بہت مفید ہے چٹھی لکھنے کے قواعد وغیرہ بڑی وضاحت
کے ساتھ دیئے گئے ہیں غرضیکہ یہ کتاب ایسے طریق سے تیار کی گئی ہے
کہ مبتدی تھوڑے سے عرصہ یعنی ۳ ماہ سے لیکر ۶ ماہ کے عرصہ
میں انگریزی زبان میں اس قدر لیاقت حاصل کر سکتا ہے جو مدرسوں میں
سالہا سال میں نہیں ہو سکتی۔ انگریزی اردو مجلد قیمت … انگریزی
ہندی مجلد قیمت … انگریزی گورمکھی مجلد قیمت عمہ محصولڈاک …

نویدن

بھارت کے انمول رتنوں میں سے بھرتری ہری کے تین شتک
بھی ایک انمول رتن ہیں جو راجن جی نے اپنی [illegible] ی زندگی اور
جوگی کی زندگی بسر کر چکنے کے بعد لکھا ہے گویا یہ اپنے مہاراج کی
زندگی کے تجربے کا نتیجہ ہے۔ اگر ناظرین اس کو ہر روز مطالعہ
میں لاویں۔ تو ممکن نہیں کہ وہ بھارت کے سچے سپتر نہ بنیں
وہ ضرور بھارت کے سچے سپتر بنتے ہیں۔ بھارت کی اس قدر
کو جو ایک زمانہ میں اسکا دھنا سل تھی۔ از سر نو لاتے ہیں۔
اس پستک کے پڑھنے سے اُنکے پاتھ بہت سے اکا دیتا ہے
جو نا تجربہ کاری کی حالت میں ہو کرتی ہیں۔ بچ رہیں گے اور وہ
تجربہ حاصل کریں گے جو بڑوں نے سخت مصیبت و تکالیف
برداشت کرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

مترجم

میں لگا ہوا ہے۔"

۹۸" نفسانی لذات میں لین ہونے کے سبب سے مجھے کچھ دکھائی نہ پڑتا تھا۔ تاراجیاں، ستر کی شکل نظر آتا تھا۔ اب زہد و عبادت کا سرمہ آنکھوں میں لگا ہے اب مجھے معرفت کا درجہ حاصل ہے۔"

۹۹" کوئی آدمی بیراگ۔ کوئی نیتی۔ کوئی شرنگار کا شیدا ہے۔ ہر ایک کی آرزو علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسی واسطے ہم نے ہر سہ اشخاص کی تسکین کے لئے تین مختلف شتک تصنیف کئے ہیں۔"

تمام شد

ختم نہیں ہو جاتا۔ اور ادھر پل ختم ہوا ادھر کامدیو کی طفیل
شکستہ ہار کے گوہروں کی طرح پریشان ہو جاتا ہے۔ اور
عیش و عشرت کے سامان کا کہیں ڈھونڈے بھی پتہ
نہیں ملتا۔"

۹۶" جن کا من اور آتما دونوں پرماتما کے دھیان
میں مگن ہوں اور عارف لوگوں سے جن کو محبت ہو گئی ہو
ان کو شیریں گفتار۔ گل اندام۔ مہروش اور مہ جبیں عورت
کے وصل سے کیا حاصل؟

۹۷" اے کامدیو! اپنے تیر و کمان سے مجھے کیا
خوف دلاتا ہے۔ اے کوکلا! تیری ترانہ سنجی بیکار ہے اے
شوخ چشم نازنین! مجھ کو ناز و ادا نہ دکھا۔ کیونکہ ہمارا تو
دل چندر چوڑ شیو جی مہاراج کے مقدس چرن کنول

اور ابھرے سینہ اور نازک بدن والی حسینوں کے نظارے سے جس کا دل بے تاب نہیں ہو جاتا وہ شخص واقعی لائق تعریف ہے ؛

۹۳-۹۴" اے نازک اندام نازنین! اپنے ناز و انداز سے ہمیں کیا بھرماتی ہے۔ تیری یہ محنت ہم پر بیکار ہے۔ کیونکہ اب ہم وہ نہیں ہیں اور نہ ہی ہمارا وہ دل ہے ہمارا لڑکپن اور شباب کب کا رخصت ہو گیا۔ اب ہم جنگل میں بسر اوقات کرتے ہیں کسی کی چاہ دل میں نہیں رکھتے اور جہان کو تنکے کے برابر بھی نہیں جانتے ؛

۹۵" پاک و صاف مکان کے بام پر لال و رسیلے لبوں والی شوخ چشم نازنین کے ساتھ آدمی تبھی تک عیش و عشرت مناتا ہے جب تک کہ پچھلے جنم کے نیک اعمال کا پھل

۸۹۔ جسم کے اندھے بدشکل بنیت۔ گنوار پہلے
درجہ کے جہرائی کرتی ہیں فاحشہ عورتیں تھوڑی سی رقم کے لئے
اپنے نازک بدن کا مزا چکھا دیتی ہیں۔ یہ دانائی کی دشمن
ہیں۔ ان سے کون دانشمند ملتا ہے؟

۹۰۔ فاحشہ عورت شہوت کی بھٹی ہے جو خوبصورتی
کے ایندھن سے جل رہی ہے جس میں لذت نفسانی کے
گروہ انسان اپنے بدن ڈال کر جھونک دیتے ہیں۔

۹۱۔ اگرچہ فاحشہ رنڈی کا ہونٹ شیریں ہے لیکن
اسکو شریف النفس انسان کس طرح چوسے کیونکہ وہ چور۔
چوری کمین کنجر اور نٹ وغیرہ سنگیروں کا اگالدان ہے۔

عارف لوگوں کی مدح

۹۲۔ شوخ چشم حسن کے نشے میں سرشار ہوتے

۸۳ ۔ دیکھنے میں نازک مگر باطن میں خنجر کی مانند سخت زہر کی طرح کڑوی اور آگ کی شکل تیز عورت سے دور رہو کیونکہ سانپ کے ڈسے ہوئے کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن اس (عورت) کی ناگن زلف کے کاٹے کا کوئی دارو نہیں اس سے جنتری منتری سب بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

۸۴ ۔ اس سنسار ساگر میں کامدیو روپی ملاح استری روپی اگنی سے انسان روپی مچھلی کو بھونتا ہے۔

۸۵ ۔ عورت کا بدن ایک دشوار گزار راہ ہے جس کو پستانوں کے پربتوں نے اور بھی کٹھن بنا دیا ہے اس واسطے اے مرد تو اس راستہ میں قدم نہ بڑھا کیونکہ اس میں کامدیو سا راہزن بھی تاک لگائے بیٹھا ہے۔

۸۶ ۔ [illegible]

۸۰۔ یہ عورت کا رنگ دریائے رواں چین شکم لہر دہن

گہرا مقام اور درخت پستان چکوے چکوی کا جوڑا ہیں

اس واسطے اے دانا لوگو! اگر تم دنیا میں خوشی سے رہنا چاہتے

ہو تو اسے (عورت کو) دور سے ہی الوداع کہہ دو۔

۸۱۔ یہ میٹھی باتیں تو کسی سے بناتی ہیں اور پیار

اور شفقت کی نگاہیں کسی پر ڈالتی ہیں۔ ظاہرا ملاقات ایک سے

کرتی ہیں اور دل میں کسی دوسرے کا تصور رکھتی ہیں۔ اب تمہیں

بتاؤ کہ ان میں سے کس کے ساتھ انہیں (عورتوں کو)

حقیقی الفت ہے۔

۸۲۔ یہ استریوں کے ہونٹھوں میں امرت اور پستانوں

میں زہر بھرا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ مرد ہونٹھوں کو چوستے

اور چھاتیوں کو ہاتھ سے مسلتے ہیں۔

اور زہر سے بھی بری ہوگی۔"

۵۔ "عورتوں کے برابر نہ کوئی امرت ہے اور

نہ ہی زہر کیونکہ جب یہ پیار کریں۔ تو امرت سے کہیں بڑھ

کر مفید ہیں۔ اور مخالف ہو جائیں۔ تو زہر سے بھی

زیادہ خطرناک ہیں۔"

۶۔ "عورتوں کو خوف و خطر کا منبع۔ غرور کا مخزن

دلیری کا ملجا۔ برائیوں کا منبع۔ مکر و فریب اور بدگمانی کی

کشت۔ سورگ کے راستے میں رکاوٹ۔ نرک کی راہ۔ دھوکے کی

گٹھڑی۔ مصری کی ڈلیوں میں پوشیدہ سم اور آفت جان

کس نے بنایا۔"

۷۔ "یہ بات جان بوجھ کر بھی کہ عورتوں کا بنا ہوا

چڑیلیوں اور ناگنیوں کا بنا ہوا ہے پھر بھی انسان ان کا

تعریف وتحسین کا مستحق ہے"

عورتوں کے ترک کا ذکر

۲" سخت اور ابھرے ہوئے سینہ والی نازک بدن
نازنین اور عمدہ ابروؤں والی حسین عورت کو عام لوگ بھی
سراہتے ہیں اور اسکو دیکھ کر [illegible] ہنستے ہیں انکے دل میں بھی طرح طرح
کی خواہشات پیدا ہو جاتی ہیں واقعی عورت گناہ مجسم ہے جسکو دیکھتے
ہی انسان کے خیالات کہاں سے کہاں پہنچ جاتے ہیں۔

۳" جس کے تصور سے دُکھ۔ نظارہ سے بیہوشی۔
چھونے سے فریفتگی اور بیخودی کا عالم طاری ہو جاتا ہے ایسی
عورت کو پیاری کس واسطے کہا گیا ہے"؟

۴" عورت اسوقت تک امرت کے سمان ہے جب
تک کہ وہ نگاہوں کے سامنے ہے آنکھ [illegible]

زرا اکٹھا کرنے سے کیا فائدہ ہے ہمیں مناسب ہے کہ بہت جلد اپنے گھر کی طرف رخ کریں تاکہ کہیں شب و روز کے انتظار میں گھل کر ہماری پیاری کا حسن نہ بگڑ جائے۔"

"اے بیزار حتوں کے مخزن۔ نزاکت کی تکالیف کے موجب دنیوی رشتوں کی قید کی جڑ۔ فہم کے چاند کو دھانپنے کیلئے بادل کامدیو کے اکیلے منتر سینکڑوں بداخلیوں کو طاقت آزمائی کرنے والے عبادت اور نیکی کے دشمن عہد شباب سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں۔"

اے "حسن کے پودوں کو سیراب کرنے والے بادل۔ کامدیو کے برادر عزیز۔ گوہر فہم کے بحر حسینوں کی آنکھ کے چکور کے چاند اور دولت کے مخزن شباب کو پاکر جو خواہشات نفسانی کی لذتوں میں آلودہ نہیں ہوتا۔ وہ ہزار

لوگ جس پر براجمان ہیں شیو جی مہاراج کا نندی گن
بیل جہاں پھر رہا ہے۔ اور گنگا کے پوتر جل سے جہاں چھڑ جل
رہے ہیں۔ ایسے مقدس اور مکتی دائک ہمالہ پربت کو چھوڑ کر
کون مرد استریوں کے آگے گردن خم کرکے بے توقیر ہوتا اگر
من موہنے والی شوخ چشم استریاں گھر میں نہ ہوتیں"

۹۸" اگر مست آنکھوں اور سخت دل رکھنے والی مہ
جبینوں کا تصور میرے دل میں جاگزین نہ ہوتا تو مجھے اس
سنسار ساگر سے پار اترنا کون مشکل بات تھی"۔

حسن و شباب کی مدح

۹۹" حسن۔ ہوا اور نفسانی خواہش کے بحر ناپید کنار
سے کوئی صحیح و سلامت پار نہیں اترا۔ اچنبھا ہمارا راست
بڑھانے والا شباب ہی گم ہوگیا۔ تو ہمیں زیادہ مال و

مانگتے پھرتے ہیں؟

۱۵۔ پراشر۔ بسوامتر جیسے عابد رِشی اور منیشر جن کا ہوا۔ پانی اور پھول پتوں پر گذارہ تھا وہ بھی گل اندام مہ جبینوں کو دیکھ کر ڈگمگا گئے۔ تو اناج گھی دودھ وغیرہ نوش کرنے والے دنیادار اس پر کیونکر قابو پاسکتے ہیں کبھی کوہ بھی سمندر میں تیر سکتا ہے؟

۱۶۔ اگر چہرہ درخشاں رشک قمر گل اندام۔ شوخ چشم اور نازک کمر حسین استریاں جہاں میں نہ ہوں یا کوئی ان کی چاہ میں مستغرق نہ ہو تو شریف النفس اشخاص بے قدرت اور جاہل حکمرانوں کی درباری خدمت میں انواع و اقسام کی تکالیف سے کیوں پریشان ہوں؟

۱۷۔ بھگت رِشی اور ایشور کی عبادت کرنے والے

منور رہتی ہے جس وقت تک کہ اپنے کسی ماہ جبیں نازنین کے
دامان کو تیز ہوا نہیں چھوتی ؛

۵۶؎ عورتوں کی صحبت کو ترک کرنے کی ہدایتیں
فقط اتنا ستر دانوں کا زبانی جمع خرچ ہی ہے۔ ورنہ حسن اور
خوبروئی کے زیور سے آراستہ وپیراستہ گل اندام عورت کی
باتوں کو چھوڑنے کی کس میں ہمت ہے ؛

۵۷؎ جو پنڈت استریوں کی ہجو کرتا ہے اس کو
دروغگو جانو کیونکہ وہ خود تو گمراہ ہے دوسروں کو بھی گمراہ
کرتا ہے۔ غور کرو کہ عبادت یا ایشور بھگتی کا نتیجہ کیا ہے؟
سورگ! اور سورگ میں کیا رکھا ہے خوبصورت اپسرائیں
تو وہ اسی دنیا میں میسر ہو جائیں تو پھر کیا خوف ہے ؛

۵۸؎ فیل مست کے مغز کو پھاڑنے والے دلاور

میں بھی فن سخن کو رموز سے آگاہی رکھنے والوں کا بندہ ہوں
پھر بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اس دارِ فانی میں پر اُپکار کے
برابر کوئی نیکی اور نشیلی آنکھوں والی عورت سے بڑھ کر کوئی
نفیس چیز نہیں"

۵۳ "لاحاصل تدبیر اور بک بک سے کیا فائدہ
آدمی کو ہر دم فقط دو اشیا پر نگاہ رکھنی چاہیے۔ ایک ابھری ہوئی
چھاتیوں والی استری اور دوسرے ایشور بھگتی پر"

۵۴ "تمہاری یہ بات بالکل سچی ہے۔ اس میں ذرا
بھر بھی مبالغہ نہیں ہے کہ اس جہان میں نہ حسین اور نازک اندام
عورتوں کے بغیر اور کوئی غریب اور سنجیدہ چیز نہیں ہے"

کمزور دل عابدوں کی تعریف

۵۵ "عابد دل کی عبادت کی شمع اسُ وقت تک ہی

پوشاک پہنے مختلف آسنوں سے سخت چھاتیوں والی
استری کی رانوں پر بیٹھنے اور اپنی معشوقہ کو گلے لگانے سے
کوئی اچھی قسمت والا ہی خواب استراحت کے مزے اٹھاتا ہے۔
(۱۰) گیسوؤں کو پریشان کرنے۔ آنکھیں میچانے زیادہ بھی
سر کھلانے بدن کے رونگٹے کھڑا کرنے۔ رفتار میں تیزی پیدا
کرنے اور سسکیاں بھر لینے میں جاڑے کے موسم کی ہوا
بھی محبوبوں کا مردوں کا سا کام کرتا ہے۔"

(۱۵) "نفسانی خواہش اور لذتیں عبادت میں مانع
ہوتی ہیں۔ گو ان کو کل برائیوں کی جڑ جان کر اہل دنیا ان
کی ہجو کریں لیکن پھر بھی ان میں عجیب کشش ہے جو ایک مرتبہ
توبہ درجہ کے عابدوں کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔"
(۱۶) "اگرچہ تم دنیا بھر کے ہدایت کنندہ ہو اور

ہوا چل رہی ہے خوش نصیب لوگوں کا محبوبہ کی صحبت میں یہ اوقات بھی اچھا ہو جاتا ہے"

عشرت سار رت

۴۷ "نصف شب بیت جانے پر جلد جلد باشرت کرنے کے سبب سے جو شخص تھک گیا ہے جس پر سرور اور مستی کا عالم ہے اور جو پیاس سے گھبرایا ہوا اکیلا و تنہا بام پر بیٹھا ہوا ہے۔ اُس کی استری اپنی نازک کلائیوں سے ٹھنڈے اور تازہ پانی کی صراحی بھر کر اُسے لادیتی ہے لیکن وہ بدقسمت ایک بوند بھی نہیں پیتا"

۴۸ و ۴۹ "دو دو مرتکبی مدہوا اور دیگر لذیذ غذا نوش کئے کیسر مشک کافور وغیرہ خوشبوؤں سے بدن کو معطر بناتے۔ پان چباتے۔ مجلیدر نگ کی

کے جذبات کو اسا نے والے گلوں کی خوشبو میں اضافہ کرنے کرنے والی۔ باتوں کی سخت چھاتیوں والی برشا رُت کس کے دل کو مسرور نہیں کرتی "

۴۲" ارض و سما پہ راحت کا سماں باندھنے والے ابر کی بہار نئے نئے شگوفوں پر شبنم کی بوندوں کی زیبائش کدم کے پھولوں سے معطر ہوا اور بن کے کسی حصّہ میں پپیہا نامی پرندکی دلکش الاپ سے ہر آدمی کے دل میں امنگ اٹھتی ہے "

۴۳" آکاش پر سیاہ بدلی چھائی ہوئی ہے پربتوں میں یہاں وہاں مور رقص میں محو ہیں سبز سبز گھاس اور گنجان ہے ایسی حالت میں غریب مسافر کس طرف کو رخ

گلوں کے ہاروں۔ پھولوں کی بچی ہوئی پنکھیوں کی ہوا کے
جھونکوں۔ چاندنی راتوں۔ ٹھنڈے اور شفاف پانی
سے بھرے ہوئے حوضوں۔ صندل وغیرہ کی خوشبوؤں
لذیذ کھانوں۔ اچھے اونچے محلوں۔ خوشنما اور رنگ
لباسوں۔ گل اندام حسینوں وغیرہ کا حظ خوش نصیب
لوگوں کو ہی میسر ہوتا ہے"

عمدہ آراستہ مکان۔ سفید چاندنی بچھین کا رہنے
روشن۔ صندل کی خوشبو۔ گلو کا ہار۔ ان تمام اشیاء کو
عابد لوگ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر زانی لوگ ان
پر لوٹ جاتے ہیں"

بشارت

اہم السیجوان ثار زمین نازو انداز رکھنے والی مبشرت

رہی ہے ؟

۳۷۔ آم کے پھولوں کی شگفتہ ہی کیسر کی مانند بہت پھیلی ہوئی ہے اور شیریں رس چوسنے کی آرزو میں شاد و مست بھونرے اسکے ارد گرد منڈلا رہے ہیں۔ آہ! بسنت کے موسم میں کس کے دل میں خوشی کی ترنگ نہیں اٹھتی ؟

گریشم رت

۳۸۔ صاف اور شفاف صندل کے عطر سے معطر ہاتھ سے جھلنے والی منہ پنکھیں۔ فوارے دار مکانات۔ باغ کا نظارہ چاندنی رات عطر سے معطر ہوا۔ سب سے اونچی چھت پر آرام کرنا یہ تمام باتیں گریشم رت یعنی موسم گرما کی مدنیہ کی آگ کو بھڑکاتی ہیں ؟

۳۹۔ موسم گرما میں بھینی بھینی خوشبو سے مہکنے والے

میں رہتا ہے جب رات کہ صندل کی بھینی بھینی خوشبو سے مہکی ہوئی ہوائیں چلتی ہیں"

موسموں کی تعریف

بسنت

۳۳ "معطر ہوائیں چل رہی ہیں۔ ڈالی ڈالی میں کلیاں پھوٹی ہوئی ہیں۔ کوکلا وغیرہ خوش الحان پرندوں کے چہچہے دل پر عجیب کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ کوشش سے نازک اندام مہ جبینوں کے چہرہ انور پر پسینہ کیا لطف دے رہے ہیں بسنت کے موسم کی رات میں کس کس کا جوبن دل کو نہیں بھاتا"

"خوش گلو پرندوں کے چہچہوں اور ملیاچل سے یہ چیت کا مہینہ فرقت نصیب لوگوں کے لیے

سکھنے اور وہ مباشرت کی جانب مائل رہیں ۔

۹۹ — کامدیو کی بدولت مرد اور عورت کا وصل کے
موقعہ پر ایک ہو جانا لازمی ہے ۔ اگر ہر دو کا خیال مختلف رہے
تو سمجھو کہ مردوں کا پاپ ہے ۔

۱۰۰ — سادگی پسند۔ خوش بیان۔ چرب زبان اور
عجیب ناز و انداز سے شہوانی جذبات کو اکسانے والی نازنین
کی ادائیں تنہائی کے عالم میں کمال دل آویز ہوتی ہیں ۔

۱۰۱ — جیسے گنگا کا پوتر جل گنگا کے کنارے
بسنے والوں کے پاپ ہر لیتا ہے ۔ ویسے ہی کسی
حسین عورت کے سینہ کا ہار دلوں کو موہ لیتا
ہے ۔

۱۰۲ — حاملہ عورت کا دل اس وقت تک اس کے قابو

کی عورت سے محبت پیدا کرنا اچھا ہے"

۲۶" مشکبو گیسوؤں کو بکھیرے ہوئے سینہ پر لیٹی ہوئی حرکت کرتی ہوئی جس کی آنکھیں نیم باز ہوں اور جس کی پیشانی پر کوشش جماع سے پسینے کے قطرہ نمودار ہوں ایسی نازنین کا بوسہ کسی خوش قسمت انسان کو ہی ملتا ہے"

۲۷" نشیلی آنکھوں والی عورت کے دل کو مباشرت سے سیر کر دینا یہی دو عورتوں کا باہمی فعل ہے"

۲۸" برہما نے مردوں کے حق میں یہ بڑی ناانصافی کی ہے کہ بڑھاپے میں بھی کامدیو ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا عورتوں کے متعلق یہ فیصلہ دیا کہ جب تک ان کی چھاتیاں نہ ڈھلکیں تب ان کی نفسانی خواہش قائم

۲۰" مہتاب کی مانند منہ کیونگھٹ سے نکالے
گیسو۔ اور کنول سے کول ہاتھ رکھنے والی گل اندام نازنین
کیا ہی پیارا تھا پیاری معلوم دیتی سب ہے "

۲۱" دل پر قبضہ کرنے والا وشیدا بنانے۔ تاب و
تواں کھونے ٹیڑھی نظروں سے ورانے ہیدا کی کا غم دینے
اور وصل سے خوش کرنے والی نازنینیں مردوں پر غالب
آکر کیا نہیں کر دکھاتیں۔ ا ہیں "

۲۲" جنگل میں درختوں کی چھاؤں تلے اپنے
نازک نازک ہاتھوں سے دامان سینہ لے ہوئے وہ خوش
خرام نازنین مہتاب کی روشنی کرنوں کو مات کرتی ہے "

۲۳" جس وقت تک ہم کو کسی محبوب کے دیدار
نہیں ہوتے تب تک ہمیں اسے دیکھنے کی آرزو ہوتی ہے

سب کی سرتاج ہے۔“

۷ ”اے دل! تو سخت چھاتیوں، صاف رانوں اور حسین عورت کو دیکھ کر کیوں بیقرار ہو جاتا ہے اگر تجھے اس کی آرزو ہے۔ تو نیکی کر کیونکہ نیکی کرنے سے ہی تمام آرزوئیں پوری ہوتی ہیں۔“

۸ ”اے دانشوران عالم! حسد سے سینہ کو صاف کر کے سچ بتاؤ کہ پربت کی بلند چوٹیاں بھلی معلوم دیتی ہیں یا کسی نازنین کی ابھری ہوئی چھاتیاں۔“

۹ ”اے دنیا سے دل ہٹانے والو! یہ عمر دو طرح بسر ہوتی ہے۔ یا تو معرفت کی مئے خوشگوار کے سرور میں یا سخت چھاتیاں رکھنے والی مہ جبینوں کے وصل کی شراب کے نشہ میں۔“

۴۳ ء اے پھولوں سے بھی نازک تن نازنین تیرے ابرو کی کمان عجیب قسم کی ہے کہ جو میرے دل کو بجائے تیر کے اپنے اوصاف سے چھیدتی ہے ؟

۴۴ ء شمع، آگ، اختر، خورشید، مہتاب یہ تمام تو ہیں لیکن میری آنکھوں میں تیرے رخ روشن کے بغیر تمام دنیا اندھیر ہے ؟

۴۵ ء تمہارے آتے ہوئے جوبن، شوخ آنکھوں کی کرشمہ سازی اور حسرت سے لبریز شیریں لبوں نے تو مجھے بیقرار کیا ہی تھا لیکن کاندیو نے اپنی کارستانی سے مجھے جامہ سے باہر کر دیا ہے ؟

۴۶ ء مشتری کی صفت بلند پایہ سیندور ماہتاب کی مثال منور رخ رکھنے والی خوش رفتار رکھنے والی وہ نازنین

۱۰ " یقیناً اُن لائق شعرا کی عقل الٹی ہے جنہوں نے
عورتوں کو ابلہ کے نام سے پکارا ہے جن کی شوخ چشموں
سے اِندر تک پناہ مانگتے ہیں۔ بتائیے کہ وہ کیونکر ابلہ
یا کمزور ہو سکتی ہیں "

۱۱ " بلا شبہ کامدیو عورتوں کا اطاعت گزار غلام
ہے کیونکہ جس کی طرف وہ آنکھ سے اشارہ کر دیتی ہیں وہ
اُن کو جا گھیرتا ہے "

۱۲ " مشکبو و آراستہ گیسو۔ آہو کی سی آنکھیں۔
دُرِ دنداں سے مزین دہن۔ موتیوں کے ہاروں سے پُر
رونق سینہ رکھنے والی ماہ جبین عورت تیرا تن بدن
راحت بخش ہے لیکن میرے دل میں عبادت کا جوش
بھرا ہے "

تکمہ۔ سونگھنے کی اشیا میں اُن کی بھاپ۔ سننے میں میٹھی باتیں۔ خوش ذائقہ چیزوں میں لعاب دہن چھونے کے لائق بدن اور تصور کے لائق اُن کا حسن اور رنگ و روپ۔"

۸۔ "ایسی نازنینیں جن کے کنگنوں کی دلکش صدا گھنگرو اور جھانجر کی جھنکار سے راج ہنستی اپنی رفتار کو بھول جائے۔ وہ نوجوان عورت اہو کی سی آنکھوں کا جال بچھا کر کس کو نہیں پھانس لیتی۔"

۹۔ "عطر میں بسے ہوئے جسم۔ گورہ گورہ ابھرا ہوا اور ہاروں سے آراستہ سینہ۔ پازیب کی من موہنی آواز والے پاؤں رکھنے والی نازنینیں جہان میں کس بشر کے دل پر قابو نہیں پالیتیں۔"

اور کبھی شوخ پن کرنا ناز و ادا دکھاتا ہے ۔

رشک ناصورت حیرت گل رخسار کندن

کی دمک کو ماند کرنے والی چمپائی رنگت عنبروں کی قطار

کو شرمانے والے سیاہ گیسو ہاتھی کے مستک سے زیادہ

پر رونق سینہ ابھری ہوئی چھاتیاں لحمش و شیریں بات

چیت یہ تمام باتیں عورتوں کو قدرت کی طرف سے عطا ہوئی ہیں گو

ہونٹوں میں ہنسی نگاہوں میں شوخی نرالے

ناز و انداز شیریں کلامی طاؤس کی رفتار غرضیکہ جوانی

کے وقت عورتوں میں کیا کیا پیدا نہیں ہو جاتا ۔

سوال ۔ شوقین لوگوں کے واسطے کیا

چیز قابل دید ہے ؟

جواب ۔ عورتوں کی آہو صفت آنکھیں ہنستا ہوا

عورتوں کی تعریف

۲۔ آنکھوں میں ہنسنا شرم کے مارے منہ پھیر لینا نگاہ نیم باز سے تاڑنا۔ میٹھی میٹھی باتیں کرنا۔ سوتن سے جلنا عشوہ و ناز دکھانا۔ ان تمام امور میں عورت مجبور و ناچار ہے۔

۳۔ کرشمہ یہ یاری کن آنکھوں سے دیکھنا خوش بیانی سے کام لینا۔ شرم آگین ہنسنا۔ اٹکھیلیوں سے ٹہلنا۔ مچل کر ٹھہر جانا۔ وغیرہ عورتوں کی عادت کے اوصاف دار و مدار ہیں جن کے ذریعہ وہ مردوں کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔

۴۔ جس طرح نیلے کنول پھول کی حالت بدلتی رہتی ہے اسی طرح آنکھوں کی زیب و زینت سے عورتوں کے چہرہ کی حالت متبدل ہے کبھی تو وہ ابرو سے ڈراتا ہے کبھی حیا سے بھلا معلوم ہوتا ہے کبھی ہیبت ناک دکھائی پڑتا ہے

۱۰۶۔ پیری شیر کی مانند سامنے کھڑی چنگھاڑ رہی
ہے۔ کل بیماریاں مخالف کی طرح تن پر وار کر رہی ہیں ایسا عمر
دل چلن اسی طرح گھٹ رہی ہے جس طرح پھوٹے گھڑے
سے پانی بہتا چلا جاتا ہے تعجب ہے کہ اس پر بھی لوگ
وہی بات کرتے ہیں جس میں آخر کو تکلیف ہو۔

۱۰۷۔ جسم سکڑ گیا بال ابتر ہو گیا دانت گر گئے
بصارت کھو گئی۔ قوت سماعت کم ہونے لگی منہ سے رال
ٹپکنے لگی عزیز و اقارب بات نہیں پوچھتے نہ ہی تعظیم
کرتے ہیں اور استری تک خدمت نہیں کرتی۔ کس قدر
غضب کا مقام ہے کہ ضعیف انسان کا بیٹا بھی دشمن
سابت جاتا ہے۔

۱۰۸۔ انسان ذرا سی دیر میں بچہ سے جوان عیاش

وغیرہ کئی انواع و اقسام کے دکھوں میں ضائع ہو جاتی ہے۔ تاہم حساب خوشی کے دن کچھ بھی نہیں نکلتے۔ زندگی تو پانی کی لہر کی مانند ہے۔ اس میں لوگوں کو کیا راحت مل سکتی ہے"۔

۱۰۵۔ "برہم گیان کے پورے ماہر اور صادق لوگ کتنے کڑے اصول اختیار کرتے ہیں کہ ضروری چیزیں عورت۔ پان اور زر وغیرہ عیش کے سامانوں کو ترک کر دیتے ہیں یعنی ہر وقت بے غرض و لاطمع رہتے ہیں۔ ہمیں یہ چیزیں تو بیشتر حاصل ہوئی۔ نہ اب ہے اور نہ آئندہ زمانہ میں ہونے کا بشواس ہے۔ جو مرضی کے مطابق میسر آرہی ہیں۔ انہیں تو کیا۔ ان کی خواہش بھی نہیں چھوڑ سکتے"۔

۳۹۔ اُف پہلے تو ناپاک پاخانہ پیشاب کی جگہ نہایت
تکلیف کے ساتھ دست و پا باندھ کر رحم کی قید میں پڑا
رہتا ہے بعد ازاں شباب میں حسینوں کی کی فرقت
کے الم میں گرفتار رہتا ہے اور پیری کے وقت عورتوں کی
بیوفائی پر نادم ہو کر غلطان و پیچان رہتا ہے اے انسان!
تو ہی بتا کہ اس جہان میں ذرّہ بھر بھی آرام ہے؟

۴۰۔ اُف اول تو آدمی کی عمر کا اندازہ کرو تو سو سال
ہے ان میں سے پچاس سال رات کو سونے میں ہی کٹ جاتے
ہیں۔ بقیہ پچاس کے تین حصّہ کرو جن میں سے دو حصّے
یعنی طفلی و پیری تو کھیل کود اور ضعیفی کی حالت میں ہی گذر
جاتے ہیں۔ باقی رہی جوانی سو وہ بھی مصیبت۔ فرقت
پرائی خدمت۔ فساد جھگڑے۔ خوشی غمی۔ فائدہ ضرر

۱۰۱ "موت نے زندگی پیری نے شباب۔ زرکی ہوس نے قناعت حسین نازنینوں کے ناز و کرشمہ نے خواب راحت تکبر نے خوبی۔ سانپوں نے بن کی زمین جرائم پیشہ اشخاص نے حکومت اور چالاکی اور شوخی نے استقلال کو غرضیکہ اس جہاں میں ہر ایک شے کو کسی نہ کسی نے ضرور اپنا شکار بنا رکھا ہے"۔

۱۰۲ "۔ صدہا روحانی جسمانی بیماریوں کے مصائب لوگوں کی صحت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جس جگہ بہت دولت ہوتی ہے وہاں رنج و محن دروازہ توڑ کر آگھستے ہیں۔ جو پیدا ہوتا ہے اسے قضا جبراً قابو میں کر لیتی ہے پھر ایسی کون شے ہے جسے ایشور نے دائمی اور آزاد مطلق بنایا ہے"۔

دنیا میں بھی اذیت ہے یعنی بار بار جنم لینا اور مرنا پڑتا ہے۔ یہ
شکتی ہوتے ہیں۔ اے ارجن! یہ کیوں لذات سے چپک کر
جن میں پھنسے ہوتے ہو۔ تمہیں ان سے کیا فائدہ ہے۔ اگر
میری بھگتی اور توجہ اور اس کے پاک کرنے والے جسم جاوید
کے دھیان میں اپنے دل کو پاک صاف کرے تو تو آزاد ہوگا۔
۔۔ اے جو اشخاص ہمیشہ زندگی کیا دل میں رکھتے اور
پرماتما کی یاد کرتے ہیں۔ ان کے آنند کے اشتراک کی پرند
یا کسی خوف و خطر کے گھر دی میں پہنچ کر پہنچتے ہیں اور ہمارے
ترقی خیالی مکانات باطل اور آدم پر بیان جن میں کھپتے
ہی عمر ختم ہو جاتی ہے مطلب یہ کہ انواع و اقسام کے
باطل خیالات اور وہم ہی میں زندگی گزر جاتی ہے اور حاصل
کرنے کا مدعا پورا نہیں ہوتا ہے۔

سبلا فائدہ تکلیف کیوں دیتا ہے؟ اے کویل! تو اپنی میٹھی
سُروں کو کیوں ضائع کر رہی ہے۔ گدھے اپنی شوخ
آنکھوں سے ہم پر ترچھی نظریں ڈالنا چھوڑ دے کیونکہ اب ہمارا
دل شیوجی مہاراج کے چرنوں کی یاد میں محو رہتا ہے تمہاری
تمام کوشش بیکار ہے۔"

۹۸" ہر کسی سے تعلق توڑ دینے۔ نہایت پرانی لنگوٹھی
پہنتے ہزار ہا ٹکڑوں کی سلی ہوئی گدڑی اوڑھنے۔ مانگی ہوئی
بھیک کھانے۔ مرگھٹ یا جنگل میں سونے۔ دوست دشمن
کو برابر جاننے ہر وقت دل میں پرماتما کی یاد کرنے اور
جہالت کو مٹا کر آنند میں محو ہونے والے یوگیوں کو ہی راحت
نصیب ہوتی ہے۔"

۹۹" دنیا کی تمام لذتیں فانی ہیں۔ ان کی محبت میں

دیر پر کوئی روک ٹوک نہیں۔ وہاں ایسے تلخ اور ناپیا
فقرے سننے میں نہیں آتے۔ بلکہ راحت حاصل
ہوتی ہے۔

۹۵۔ مشفق دوست کیا یہ حکم کاتب تقدیر
خفا ہے کہ جس طرح کمہار مٹی کی پنڈی کو اپنے چاک پر
رکھ کر پھیرتا ہے۔ اسی طرح تقدیر ہمارے دل کو زیر
پہنا چکی پر محبت کے غم کے تیر سے گھاتی ہے۔ معلوم
نہیں اس سے اس کا کیا مطلب ہے۔

۹۶۔ اگرچہ شراب اور بہشت بھی شیریں ہے لیکن
گو کہ حوریں تمام جن کی پیشانی چاند سے روشن ہیں
وشیریں ہیں کیا تمہارے حسن کی محبت ہے۔

۹۷۔ اسے کاہل! تیر و کمان لے کر تو اپنے بازو کو

کرنے والی ورپستش کے لائق گنگا جی کے کنارے پڑ درکی چھال سے اپنے جسم ڈھانپتے ہوئے مسرور رہتے ہیں"

"۹۳۔ جب جگہ کڑی سے کڑی عبادت ہی آرام۔ لنگوٹی ہی خوشنما پوشاک۔ بھیک مانگنا ہی کھانا اور موت آنا ہی خوش قسمتی ہے ایسی کاشی (بنارس) کو چھوڑ کر عالم لوگ کسی دوسرے مقام پر کیوں رہتے ہیں"

"۹۴۔ اس وقت فرصت نہیں! مہاراج تنہا بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں! ابھی آرام فرما رہے ہیں! دروازے پر سے اُٹھ کر چلے جاؤ! تمہیں دیکھیں گے تو ہم خفا ہونگے! جن کے دربان ایسی بات چیت کرتے ہیں اے دل! اُن کے در کو چھوڑ کر پرماتما کی پناہ میں جا جس کے

اور غرور وغیرہ جذبات کو دُور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور
یہی گیان بڑے آدمیوں میں تکبر اور شہرت کی ہوس پیدا
کرتا ہے۔ جس طرح تنہا مکان میں عابد لوگوں کے دل میں
عبادت کا خیال آتا ہے۔ اور عیاش لوگوں کو شہوانی خلل
سوجھتا ہے۔"

۹۸ "تمام امیدیں دل ہی دل میں مٹ گئیں
کوئی بھی بر نہ آئی۔ شباب گذر گیا۔ تمام علم و ہنر قدر دان
کے نہ ملنے کی وجہ سے ضائع گئے۔ اب سب کو مٹانے
والی موت قریب چلی آ رہی ہے جس سے معلوم ہو گیا
کہ کال دیو کو ہلاک کرنے والے شیو جی کے چرنوں میں پناہ
لینے کے سوا اور کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔"

۹۹ "جس وقت لوگوں کا خلق پیاس کی شدت

مگر کبھی اپنے میں موجود اس پاربرہم کا دھیان نہیں کرتا
ہے کہ جس سے تجھے دائمی راحت نصیب ہو۔"

۵۔ "وہی شب و روز ہمیشہ ظہور میں آتے ہیں یہ [illegible]
بے عقل مخلوق اپنی تقدیر کے سبب ان کاموں میں مشغول تھے جس
طرح ہر روز دوسروں کی ترغیب کے مطابق وہ نفسانی لذات
کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ہیں اسی طرح اس دنیا میں
ہم بھی رنجیدہ ہیں لیکن چاہ سے چھٹکتے ہیں نادم نہیں
ہوتے یعنی ترک نہیں کرتے ہیں۔"

۶۔ "فرش زمین ہی جن کا عمدہ پلنگ ہے دربازو
جن کا تکیہ ہیں۔ آسمان جنکی چھتگیری ہے۔ ہوا جن کا پنکھا ہے
اور چاند ہی جن کا روشن چراغ ہے۔ ان تمام سامانوں سے
آزادی [illegible] بہت [illegible] [illegible] [illegible] جس

دولت کا پانا کس کام ؟"

۲ ۔ "پرماتما کی یاد میں محو ہوں ۔ موت و زندگی کا خوف دل میں نہ ہو ۔ عزیز و اقارب کی چاہ من سے مٹ چکی ہو ۔ خواہش نفسانی معدوم ہو گئی ہو ۔ عذاب دنیا سے آزاد اکیلے بن میں بیٹھے ہوں اور سب سے رشتہ توڑ لیا ہو ۔ بھلا اس سے بڑھکر پرماتما سے اور کیا مانگنا باقی رہا ؟"

۳ ۔ "جب برہم کی ذرا سی راحت پانے والوں کو تخت زمین کے راجہ کا عیش و آرام جاہلوں کا کھیل نظر آتا ہے اسی لا انتہا لازوال ۔ اعلیٰ ترین اور بے غم برہم کا دھیان کر ۔ اور اس زعم کو یہ جسم میرا ہے چھوڑ دو ۔"

۴ ۔ "اے دل ! تو اپنی شوخی کے بل پر تحت الثریٰ میں پہنچ جاتا ہے ۔ ہر جانب گھومتا پھرتا ہے لیکن اپنا

اور جو ہم ہیں سو تم ہو۔ ہم تم دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اب کیا انوکھی بات پیدا ہوئی ہے کہ جس کی بنا پر تم تم ہی ہو اور ہم ہم ہی ہیں۔

۶۳"۔ اے نوجوان حسین عورت! تو بیکار ترچھی نگاہیں ہم پر کیوں ڈالتی ہے۔ آ اس سے باز آ۔ تیری یہ چاہ بے فائدہ ہے۔ کیونکہ اب ہم وہ نہیں رہے ہیں۔ بیان دور ہو گیا ہے۔ دنیا کی چاہ ... چکی ہے۔ اب ہم اس دنیوی جال کو تنکے کے برابر جانتے ہیں۔

۶۴"۔ یہ عورت ہم پر ہم گدگدی آنچھی نظروں کے تیر کیوں چلاتی ہے۔ اس کی آنکھیں کیسی سندر ہیں۔ کہ جن کے روبرو کنول کی خوبی بھی ماند ہے۔ یہ ہم سے کیا چاہتی ہے کاہدیو

کی طرح ساتویں عورت بھی چنچل ہے ان کی عیش و عشرت
میں غلطاں پیچاں غافل نہ بن ۔

۸ دنیا ۔ بڑے خوش گلو اور کامل راگی سامنے بیٹھے
گیت گاتے ہوں ۔ دائیں بائیں دکن کے فصیح شاعر نظم
سناتے ہوں اور پیچھے چنبر چھلانے والی عورتوں کی پازیب
کی جھنکار ہوتی ہو ۔ ایسا سامان میسر آنے پر بھی اے دل!
تو دنیوی لذات کے شکنجے میں مت پھنس بلکہ دائمی سمادھی
میں مشغول ہو ۔

۹ دنیا ۔ اے دانشور لوگو! عورتوں کی صحبت اور محبت
میں ختم ہو جانے والی راحت کا خیال چھوڑو اور الفت رحم
عقل سے رابطہ بڑھاؤ ۔ دوزخ کے عذاب کے وقت
یاروں سے زینت یافتہ عورتوں کا سینہ اور طلائی

سے پیٹ بھر لیا۔ فرشِ زمین کے
بستر اور درخت کی نئی چھال کے کپڑوں سے نباہ
کر لیں۔ اگر تو سوال کرے۔ کہ ہم کہاں جائیں گے تو غور
سے سن! جہالت کے ناقص خیالات اور مال و زر
کی وجہ سے پیدا شدہ مصائب سے جن کی عقل گمراہ
ہے۔ ان کا نام بھی جس جگہ سنائی نہ دے۔ وہاں جا بیٹھیں
گے۔

۶۹ اے دل! دنیا کی چاہ کو دور کر جن کے
ماتھے پر آدھا چاند جلوہ فرما ہے۔ ایسے شیو جی مہاراج کا
دھیان کر اور گنگا کے کنارے کے درختوں کے تلے آرام
کر۔ دیکھ! حباب۔ بجلی کی چمک۔ عورت۔ شعلۂ آتش۔ سانپ
اور دریا کی لہر میں ٹھہرنے کا کیا اعتبار یعنی ان چھ

نیکیوں کے جمع کرنے میں لیل و نہار لگے رہتے
ہیں۔ جنہوں نے علائق دنیوی سے بالکل علاقہ
کشی اختیار کرلی ہے۔ جو وحشی ردیل سانپ کو
مار چکے ہیں۔ اور کاتک کی چاندنی کی مانند پاکیزہ
خیالات میں شب بسر کرتے ہیں"

"اے دل! اگر تو اندریوں کے وشے
کو چھوڑے تیرے تمام غم و رنج دور ہو جائیں گے۔ راحت
دینے والی راہ نجات کو جلد پکڑ۔ قانع بن اپنی طبع
کی سی شوخی ترک کر دے تاکہ اس فانی خواہش سے
پیچھے نہ پڑے"

"دوستو! اب ہم جاتے ہیں۔ اے محترم اخلاق اور
پیاری عقل! تو بھی ہمارا ہم سفر اور ہمارے ہمراہ چل ہم

۵۰۔ "دولتمند مالک کو خدمت سے خوش کرنا مشکل ہے۔ اور راجاؤں کی تابعداری کریں۔ تو ان کی طبیعت گھوڑوں کی طرح چنچل ہے۔ نہایت آرام دینے والے جسم کو بھی پیری اور موت چھین لیتے ہیں۔ اس لئے ایسی ان تمام باتوں سے کنارہ کش ہو کر اس پار برہم پرماتما کی طرف دھیان لگانا چاہئے۔ کیونکہ دنیا میں اس سے بڑھکر کوئی چیز نہیں۔"

۵۱۔ "چھائے ہوئے بادلوں میں چمکتی ہوئی بجلی مانند انسانوں کا بھوگ چنچل ہے۔ ہوا سے منتشر شدہ بادلوں کی طرح آدمیوں کی زندگی فانی ہے۔ جوانی کی ترنگ کو قیام نہیں۔ اس واسطے اے دانا لوگو! تم استقلال سے کامل ہوتے۔ الی لرگ سمادھی کو حاصل کرنے کی

۴۸۔ آزادانہ پھرنا۔ بغیر مانگے کھانا۔ نیک اور
قابل لوگوں کے ساتھ رہنا۔ شاستر سننا تاکہ جس کا ثمرہ
ہی پرہیزگاری ہے اور اگر دل محسوسات کی طرف ہو تو
ذرا بتدریج غور کیا جائے۔ ان تمام باتوں کا میسر آنا پایا
جانے کونسی گزشتہ عظیم عبادت کا نتیجہ ہے:

۴۹۔ اپنے آپ میں قانع رہنے والے اُن لوگوں
کو ہزار آفرین ہے جو ہاتھوں سے برتن کا کام لیتے
ہیں۔ اور چلتے پھرتے جو روکھا سوکھا اناج ملے وہی
کھا لیتے ہیں۔ خلا اُن کی پوشاک ہے۔ زمین ہی جن
کا پلنگ ہے۔ جو تنہائی پسند ہیں جنہیں کسی محتاجی
سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور جو کرم کی زنجیروں کو توڑ ڈالتے
ہیں؟

چنچل شوخ اور بڑی آنکھوں والی عورتوں کو خواب
میں بھی گلے نہ لگایا۔ بلکہ پرائے ٹکڑے کے لالچ میں
کتے کی طرح مفت میں عمر ضائع کی۔

۴۶۔ تمام مال و متاع غارت ہو جانے پر بھی
رحمدل بن کر اور جہان کی کل اشیاء کو ہیچ جان کر ایشور کے
دھیان میں مگن ہوتے اپنے دل کو محافظ بنا کر ماہ کاتک
کی چاندنی میں کسی تربت پر بیٹھے ہم کب اوقات بسر
کریں گے۔

۴۷۔ ہم درختوں کی چھال پہن کر آنندت ہیں
تم دوشالہ اوڑھ کر خوش ہو۔ جب تم اور ہم برابر ٹھہرے
تب کوئی امتیاز نہ رہا۔ غریب وہ ہوتا ہے جس کو ہوس ہو
جب دل صابر و قانع ہو تو پھر غریب امیر کیا؟

جو کہ رکاوٹ کی بیڑی ڈالنے پر بھی نٹ کھٹ رہتی
ہے؟"

موجودہ حالت

"ہم جو زرداروں کے آگے ہاتھ پسارنے کی
تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ اور جو عیش و عشرت کے
بڑے بڑے سامانوں میں مشغول داناؤں سے اپنے
آپ کو چھوٹا خیال کرتے ہیں۔ ان کی کھوئی ہوئی اوقات
پر دل میں ہنس کر اور پرماتما کی یاد سے راحت پا کر پہاڑ
کی گھاٹیوں میں پتھر کی چٹان پر بیٹھے ہوئے ہم کب مگن
ہوں گے؟"

"ہم نے کوئی تپسیا کی۔ نہ علم پڑھا۔ نہ دولت
جمع کی۔ [illegible] ماں باپ کی اوقات گزار دی"

۴۲۔ امید ایک غرق ہے اس میں تمنا کا پانی
بھرا ہوا ہے۔ ہوس کی لہروں سے لہرا رہی ہے محبت
کے اس میں ناکے ہیں۔ انواع واقسام کے دنیاوی مکروہات
اس میں آبی جانور ہیں۔ یہ ہی استقلال کے درخت کو اکھاڑنے
والی ہے اس میں خود غرضی کے بھنور پڑ رہے ہیں۔
اسی خیالات سخت مشکل تر ہو رہی ہے۔ بڑے انکار
ہی اس کے کنارے ہیں۔ اس سے پار ہوکر بڑے مستقل
اور متحمل مزاج انسان ہی آرام پاتے ہیں۔

۴۳۔ اے بھائیو! اس دنیا کی پیدائش سے لیکر
آج تک ہم تینوں لوک میں تلاش کرتے پھرے مگر اپنے
دعوی کا پکا ایک کامل انسان بھی ایسا نہ ملا کہ جس نے
اپنی خواہشات نفسانی کے مست ہاتھی کی تشفی کر روک دکھایا

کہ رات اور دن کے پانسے پھینک پھینک کر اِس دُنیا
کی چوسر میں آدمیوں کی گوٹیں بنا کر کال اپنے کال چن
کے زور سے کھیل رہا ہے "۔

۸۔ ۔ عبادت میں مگن ہو کر گنگا کے کنارے پُرسن
جائیں گے۔ کہ ہنرمند عورتوں کے ساتھ محبت سے گشت
کریں گے۔ یا شاستروں کے مجموعہ اور طرح طرح کی عمدہ نظموں
کا امرت رس پئیں گے۔ اِس لمحہ بھر زندگی والے جسم
سے نہ معلوم ہم کیا کیا کریں گے "۔

۹۔ ۔ گنگا کے کنارے ہمانچل پربت کے پتھروں
سے سن لگا کر پدم آسن سے بیٹھیں گے۔ برہم گیان
کے ابھیاس میں مکمل طور پر آنکھیں بند کر کے یوگ کی نیند
سوئیں گے۔ دیکھیں۔ ہمارے ایسے نیک ایام کب

کیسی عمدہ داستانیں سناتے تھے۔ اب وہ تمام جس
موت کے قابو میں آکر نیست و نابود ہو گئے۔ اس موت
کو ہمیشہ افسوس رہے گا

انسانی خواہشات

۱۰۹۔ جن کی بدولت ہم وجود میں آئے انہیں
گئے تو بہت عرصہ گذر گیا۔ پھر جن کی صحبت میں ہم پلے
ہوئے۔ وہ بھی چل بسے۔ اب ہم بھی آج کل میں جانے
والے ہیں ہماری حالت اس درخت کی طرح ہے۔ جو
ریتلی ندی کے کنارے کھڑا ہوا اور اپنی جڑیں کھوکھلا چکا ہو
۱۱۰۔ جس گھر میں کبھی بہت سے نظر پڑتے تھے
وہاں فقط ایک رہ گیا۔ جہاں ایک تھا۔ وہاں کئی ہو
گئے اور اس وقت پھر وہی ایک نظر آرہا ہے۔ معلوم ہوا

فقط شوبھگوان کی پرستش ہی بیخوفی کا مقام ہے ؛

۴ منتر ۔ جس طرح کنول کے پتّے پر پانی کا قطرہ متحرک رہتا ہے ۔ عین اسی طرح اس بارہ کی وجہ گیان چھوڑ کہاں کہاں نہ بھٹکے ۔ اور دولت کے نشہ سے مخمور لوگوں سے روبرو اپنے علم و ہنر بیان کرنے میں کس قدر بےغیرتی سے کام لیا ؛

۵ منتر ۔ پہلے اس جگہ کس قدر شہر نگری آباد تھی ۔ اس کا راجہ کیسا اچھا تھا اور اس کی حکومت کہاں تک پھیلی ہوئی تھی ۔ اس کے یہاں کیسی اچھی عدالت ہوتی تھی حسین و خوبرو عورتیں کیا ہی شوبھا دیتی تھیں راج کنوروں کا گرد کیسا زبردست عالم تھا ۔ کیسے کیسے لائق یہاں تعریف و توصیف کرنے والے تھے ۔ اور

حاصل کرنے کی فکر میں کیوں رنج اٹھاتا ہے۔ تو خود
آزاد بن کر حرص و ہوس کو چھوڑ اور اپنی ہستی خویش
ہو کر چنتامنی کے سے اوصاف کا اظہار کر۔ اگر ایسا بنے
گا۔ تو کیا تیری مراد پوری نہ ہوگی؟

دنیوی لذتیں

تمام صحت میں بیماری کا وسوسہ۔ عیش و عشرت
میں رنج کا خدشہ۔ روپیہ کی بڑھتی میں راجہ کا خوف۔ غلامی
میں مالک کا ڈر۔ میدان سر کرنے میں غنیم کی دہشت۔ شریف
الخاندانی میں جاہل اور بدعورت کا اندیشہ۔ عزت افزائی
میں بے عزتی کی فکر۔ ہنرور اور عالم ہونے میں اہتمام
لگانے والوں کا خطرہ اور زندگی میں موت کا کھٹکا۔
غرضیکہ تمام حالتوں میں خوف ہی خوف نظر آتا ہے۔

کرتے ہیں۔ تو علم کے شیدا جہالت کو دور کرنے کی غرض
سے ہماری سیوا میں آتے رہتے ہیں۔ تو اسے راجہ! اگر
ہم میں تمہاری سی توفیق نہیں ہے۔ تو تم میں بھی ہمارے
سے اوصاف نہیں۔ لے اب ہم جاتے ہیں۔"

بیراگی کا ذکر

۱۳۔ اے استری! دوالشنائیں نوجوان اور خوب
صورت عورتوں کی دھن میں پھرتے پھرتے ہماری
زندگی گذر گئی۔ آخر تنگ کر ہم نے اب ارادہ کر لیا ہے
کہ گنگا جی کنارے پر بیٹھ کر شو شو جپیں گے۔ اور بلند آواز
سے تیری مذمت کریں گے۔ اور پھر کبھی تیری صورت
نہ دیکھیں گے۔"

۱۴۔ اے دل! تو غیر کی طبیعت کو خوش کر کے خوشی

لگا یعنی پنڈت راجہ کو علم سے خوش کر کے دولت پا کر مزے
اڑانے لگے اور اب راجاؤں کو شاستر ابھی سننے سے برگشتہ
کر کے دن بدن زوال پذیر ہے یہ بڑی قباحت ہے ۔

مغرور لوگوں کا بیان

٢٦ ۔ ایسے مہاتما بھی ہوتے ہیں جن کے مقدس
سر کی مالا بنا کر شیوجی مہاراج نے پہنی کہ گنگا کی زیبائش
ہوا اور اب ایسے بھی خود پرست ہیں کہ دوسروں سے ذرا
ذرا سا وقار پا کر کبر و غرور کی آگ سے بھڑک اٹھتے ہیں ۔

٢٧ ۔ ہم خزانہ دولت کے مالک ہو تو ہم خزانہ علم
کے تم میدان جنگ میں دشمنوں کو نیچا دکھانے میں دلاور ہو تو
ہم مباحثہ میں جھوٹے لوگوں کا غرور توڑ دینے میں بہادر دولت
کے خواہاں لوگ جاہ و حشمت کے لالچ سے تمہاری خدمت

ہے کہ غم کے مقام پر بے وقوف لوگ الٹی خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

۲۶۔ یہ زمین ایک مٹی کا ڈھیلا ہے جسکو پانی نے
گھیرا ہوا ہے۔ اس چھوٹے سے ڈھیلے کو راجوں نے صدہا
لڑائیاں لڑ کر فتح کیا اور نہایت مشکل سے اس پر قابض ہوئے ہیں
تنگ ظرف اور مفلسوں کو جو لوگ بڑا آدمی جانتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ
"آپ بھی خیرات کرتے ہیں کہ نہیں" زر کی تمنا کرتے ہیں۔ ان
کمینوں پر لعنت ہے"

۲۷۔ نہ تو ہم نٹ ہیں۔ نہ پر استریوں کے خواہاں نہ
گویئے۔ نہ جھوٹے فضول گو۔ اور نہ ابھری ہوئی چھاتیوں والی عورتیں
پھر راجہ کے محل میں ہمیں کون پوچھے"

۲۸۔ پہلے جو علم پنڈتوں کے دل کی کلفت دور کرنے
کا ذریعہ تھا۔ کچھ دن بعد وہی زانیوں کی تکمیل عیش میں کام آنے

کی ہوس نہیں چھوڑتے۔ یہ دنیاوی محبت کی طاقت بڑی زبردست ہے۔"

بدوں سے خطاب

۲۲۔ لاتعداد شیریں پھل کھانے کیواسطے میٹھا پانی پینے کے لئے۔ زمین سونے کیخاطر اور درختوں کی چھال پہننے کو موجود ہے۔ پھر ذراسی دولت کے نشہ میں مخمور اور اندریوں کے بس ہوئے ہوئے بدذہنی بے اتفاقی ہم کو کیوں برداشت کریں؟"

شمرور

۲۳۔ کوئی مہاتما ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے عالم کو خلعت وجود پہنایا۔ کوئی ایسے ہوئے جنہوں نے محافظت کی کئی ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے فتح کر کے اسے ریچ جانا اور دوسروں کو بخش دیا۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو چودہ بھونوں کی پرورش

ہوتے ہیں۔ حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایسی حالت ہونے پر بھی
انکی دوستی کی خواہش نہیں چھوٹتی۔

۱۲۔ گوشت سے بھرے ہوئے جانوروں کے سینے کے
کٹوروں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ تھوک اور بلغم کے جگر متھ
کو چاند بتاتے ہیں۔ ٹپکتے ہوئے پیشاب کے قطروں سے
بھیگی ہوئی رانوں کو خوبصورت ہاتھی کی سونڈ سے مثال دیتے
ہیں۔ دیکھو بار بار مذمت کے قابل عورتوں کی صورت کو
شعرا نے کتنا بڑھا دیا ہے۔

۱۳۔ دیکھو پروانہ چراغ کے اوپر آکر گرتا ہے۔ مگر یہ
نہیں جانتا کہ میں نیست و نابود ہو جاؤنگا۔ مچھلی کانٹے کو
نگل جاتی ہے۔ مگر یہ نہیں سمجھتی کہ اس سے میری جان جائے
گی لیکن ہم لوگوں کو دیکھو کہ جان بوجھ کر تکلیف دہ وشیوں

کرتی ہے"

شہوانی جذبات

۱۸۔ دبلا، کانا، لنگڑا، پوچا، دم کٹا، زخمی، بھوکا اور بڈھا کتا جس کے پیپ بہتے بہتے جسم میں کیڑے پڑے ہوتے ہیں اور گلے میں ٹوٹی ہوئی ہانڈی کا گھیرا پھنس رہا ہے۔ کتیوں کے پیچھے پیچھے صحبت کرنے کے خیال سے چلا جاتا ہے۔ دیکھو اس مردہ کو بھی شہوانی جذبات کسطرح اپنا شکار بناتے ہیں۔ پھر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مضبوط جسیم اور طاقتور انسان ان اثر سے کیونکر بچیں گے"

۱۹۔ ایسے جو ایک ہی دفعہ مانگ کر روکھی سوکھی روٹی کھاتے ہیں۔ فرش زمین پر سوتے ہیں۔ جسم ہی جن کا کتب ہے۔ پرانے کپڑے کے سینکڑوں ٹکڑوں کی سلی ہوئی گدڑی پہنے ہ

دو زندگی کی حالت کس قدر افسوسناک ہے؛

۲۳- انسان مدت مدید کے عیش و عشرت سے جمع کیے ہوئے
سامان اہتمام کا جو ضرور چھوڑیں گے اُنکی جدائی میں کیا [illegible]
پھر انسان خود بخود پہلے ہی کیوں نہ چھوڑ دے کیونکہ جب
اپنے وقت پر چھوٹیں گے تو دل کے لیے بڑی تکلیف کا باعث
ہوں گے۔ اور اگر انسان خود اپنی خوشی سے انہیں چھوڑے گا
تو بہت راحت حاصل کریگا؛

۲۴- الٰہی گیان (عقل) کے آنے پر ہوس سو جاتی رہتی ہے
اور شے کی نگاہداشت سے دنیا ہوس بڑھ جاتی ہے یہ ہوس
ایک ظلم زبردست ہے کہ دیوتاؤں کا افسر اندر بھی مدت
تک بھوگ بھوگتے ہوئے وشیوں کو نہیں چھوڑ سکا انسان
کا تو کیا ذکر ہے گیان کے بغیر ہوس اندر کو بھی حیران

۱۲ ۔ تحمل تو ہم نے کیا لیکن دھرم کے خیال سے نہیں بلکہ مجبوری کی حالت میں۔ گھر بار کے سکھ کو ترک کیا مگر قناعت کی حالت میں نہیں۔ گرم و سرد ہوا کی ناقابل برداشت تکلیف برداشت کی لیکن تپ نہ کیا۔ دولت کے خیال میں مستغرق رہے مگر اکاگر چت ہو کر موکش کے دینے والے شیو کا دھیان نہ کیا۔ عابد فقیروں کے سے سینکڑوں کام کیے لیکن نتیجہ الٹا ہوا اور ہم دھوکا کھا گئے ۔

۱۳۔ رخساروں پر جھریاں پڑ گئیں سر کے بالوں کا رنگ سفید ہو گیا اور تمام جسم کے رگ پٹھے ڈھیلے پڑ گئے مگر ایک ہوس ہے کہ جوان ہوتی جاتی ہے ۔

۱۴۔ جس آسمان کے حصہ پر رات کو شب ماہتاب گذر کرتا ہے۔ اسی پر دن کو آفتاب بسر کرتا ہے۔ غور کرو یہ

پچھاڑنے کے لائق عقل و فہم رکھنے والے انسان کی جڑا کر
ایسی بنائی کہ جس کی تلاش میں سب علم و فن خرچ ہو گیا لیکن
تو بھی میسر نہ آسکے۔"

۱۱۔ ترکِ دنیا کے خیال سے نہ تو اچھی طرح سے پرماتما
کا دھیان کیا۔ نہ سورگ میں جانے کے لئے نیکیاں
اکٹھی کیں۔ اور نہ ہی استری کے سخت پستان خواب میں
چھاتی سے لگائے۔ فقط ہم ماں کی جوانی بن کاٹنے کے
واسطے کلہاڑی ہی پیدا ہوئے۔"

۱۲۔ ہم نے وشیوں (لذتِ نفسانی) کو نہ بھوگا مگر
وشیوں نے ہمارا خاتمہ کر دیا۔ ہم تپ نہ تاپے تپ نے ہی
ہمیں تپایا۔ وقت نہ گذرا اور زندگی گذر گئی اور ہوس
پوری نہ ہوئی لیکن ہم پرانے ہو گئے۔"

۸۔ "فاقہ کش۔ گریاں اور اداس بچے جس کے چیتھڑے پرانے دامن کو کھینچ رہے ہوں۔ ایسی مصیبت زدہ بیوی اگر نہ ہو۔ تو کون ایسا معقول پسند انسان ہے جو فقط اپنے خالی پیٹ کو بھرنے کی خاطر ٹوٹے پھوٹے اور عجز آمیز لفظوں میں ایسا کہے کہ کچھ دو۔"

۹۔ "وحشت بھوک کی ہوس جاتی رہنے۔ لوگوں میں اپنے عزّ و وقار گھٹنے۔ ہم عمروں سے جدا ہو جانے۔ دلی دوستوں کے مر جانے۔ لکڑی ٹیک کر اُٹھنے اور آنکھوں میں تاریکی چھا جانے کے باوجود یہ جسم ایسا بے غیرت ہے کہ اپنی موت کے خیال سے حیران رہ جاتا ہے۔"

۱۰۔ "بدھاتا نے کسی دوسرے کو تکلیف دیئے بغیر اور بلا کسی محنت کے گھر بیٹھے بٹھلائے ملنے والی ہوا سانپوں کی غذا بنائی۔ چرندوں کیواسطے گھاس وغیرہ پیدا کی اور بجز جہاں کو

تھیا کیا جاتا ہے۔ وہ بھی حرص و ہوس رکھنے والوں کو تکلیف
کا باعث ہے؛

۴۔ دولت حاصل کرنے کی امید میں میں نے جا بجا زمین
کھود دی کیمیا بنانے کی غرض سے پہاڑ کی سینکڑوں دھاتیں
پھونک ڈالیں۔ غیر ممالک سے روپیہ کمانے کیلئے سمندر
چیر ڈالے۔ بڑی محنت سے راجاؤں کو بھی خوش کیا اور منتر
سدھ کرنے کی خواہش سے دل لگا کر لگاتار راتوں کو مرگھٹ
میں است جاکر جاگا کیا مگر دراصل مجھے ایک کوڑی بھی ہاتھ
نہ آئی۔ مطلب یہ کہ اے ہوس اب تو میرا پیچھا چھوڑ دے؛

۵۔ میں کیسی دشوار گزار ملکوں میں گھوما مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا
قومی اور خاندانی غرور کو ترک کرکے اطاعت اور خدمت کی وہ بھی
بیکار گئی۔ بے عزتی سے کوّے کی طرح خوف کھاتا ہوا پرائے گھر

اوم

باب دوم

ویراگ شتک

پرماتمنے نمہ

پرارتھنا

اُس دسوں دِشاؤں اور تینوں زمانوں میں موجود غیر محدود فقط اپنے ہی احساس سے گیات ہونے کے لائق شانتی مجسم اور نورِ مجسم پرماتما کو نمسکار ہے"

جہاں میں فتحیاب ہوتا ہے ۔

۱۰۸ ۔ اکیلا ایک سوربیر دلاور تن تنہا کل سرزمین کو اسی طرح قبضہ میں کر لیتا ہے جس طرح کہ ایک مہر منور سارے عالم کو روشن کر دیتا ہے ۔

۱۰۹ ۔ جو علائق دنیوی کی قید سے آزاد اور مستقل مزاج ہے اس کے لئے آگ پانی کی طرح سمندر چھوٹی سی ندی کے برابر اور کوہ بلند سنگریزہ کے برابر شیر ہرن کی صورت سانپ پھولوں کا ہار اور زہر امرت ہو جاتا ہے ۔

۱۱۰ ۔ حیا وغیرہ تمام خوبیوں کے پیدا کرنے والی اپنی ماں کی طرح صاف دل اور اپنے اختیار میں رہنے والے عہد کو حوصلہ مند اور سچائی پسند اپنی اختیار کر کے چھوڑنا پسند نہیں کرتے اپنی جان دینا قبول کر لیتے ہیں ۔

(تمام شد)

(۹) راج کیا ہے؟ — اپنے حکم کا چلنا

۱۰۵۔ تلخ گوئی سے حذر کرنے بشیرین کلامی سے کام لینے اپنی ہی عورت پر قناعت کرنے اور دوسروں کی برائی سے بچنے والے نیک افعال انسان روئے زمین پر کہیں کہیں ہی نظر پڑتے ہیں۔ ہر جگہ نہیں ملتے۔

۱۰۶۔ مصیبت زدہ انسان اگر صابر ہو تو اُس کے صبر کے وصف کو کوئی نہیں مٹا سکتا جس طرح جلتی ہوئی آگ الٹ بھی دو تو بھی شعلہ اوپر کی جانب ہی کو جاتا ہے۔ نیچے کی طرف نہیں۔

۱۰۷۔ جس کا دل عورتوں کی چشم نیم باز کے تیر سے نہیں چھدا یا آتش غضب سے نہیں جلا۔ اور جو حواسوں کے قابو یا علائق دنیوی کی قید میں نہیں پھنسا وہی انسان مرد

بنا اچھی آبادی کی مانند کل
مخلوق دوست کی طرح اور تمام روئے زمین جواہرات سے
پُر ہو جاتی ہے۔

[illegible] سوال — جواب

سوال	جواب
(۱) سکھ کیا ہے؟	صاحب کمال کی صحبت
(۲) دکھ کیا ہے؟	جاہلوں کا ملاپ
(۳) نقصان کیا ہے؟	موقع پر چوک جانا
(۴) کامل ہونا کیا ہے؟	نیکی سے رغبت رکھنا
(۵) بہادر کون ہے؟	جسنے حواس قابو پالیا ہو۔
(۶) عورت کونسی اچھی ہے؟	جو اپنے موافق ہو
(۷) دولت کیا ہے؟	علمیت
(۸) عیش کیا ہے؟	پرائے تحت میں نہ ہونا

سے کیا حاصل؟ پس فندوں کیا کو بینام ہے جن پر دنیا کا بھی قابو نہیں "

۹۵" جس فعل نے برہما کی کمہار کی مانند ہر دقت دنیا کی آفرینش کیواسطے بنایا۔ وشنو کو بار بار دس اوتار لینے کی مصیبت میں مبتلا کیا۔ مہادیو کے ہاتھ میں کاسہ دیکر بھیک مانگنے کی تکلیف میں ڈالا۔ اور سورج کو گردش میں رکھا اسکو میرا نام پرنام ہے "

۹۶" آدمی کی اچھی خو کا کچھ فائدہ نہیں اور نہ ہی اعلی خاندان میں جنم لینے سلیم عقل تجنے علمیت رکھنے اور عمدہ طور پر خدمت کرنے کا کچھ پھل ہے۔ فقط گذشتہ افعال اور عبادت کیوجہ سے قسمت بوقت اچھا ثمرہ ڈال ہجرتا ہے "

۹۷" جنگل۔ لڑائیگاہ۔ دشمن۔ پانی۔ آگ۔ سمندر۔ پہاڑ

تاڑ کے درخت کے تلے جا کھڑا ہوا۔ وہاں آ کر بیٹھتے
ہی اوپر سے ایک وزنی پھل اُس کے سر پر گرا اور اُس
کا سر پھٹ گیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ قسمت
آدمی جہاں کہیں بھی جائے مصیبت اُس کے ہمراہ جاتی ہے۔

۹۱۔ چاند اور سورج کو بھی گرہن سے تکلیف
پاتے ہیں۔ ہاتھی اور سانپ دونوں کو مقید دیکھتے ہیں۔
اکثر دانا لوگ مفلس و قلاش نظر آتے ہیں۔ اس لئے ہماری
سمجھ میں تو بدھاتا ہی قادر مطلق ہے۔

۹۲۔ پہلے کاتب ازل دولت کو سب خوبیوں کی کان
اور زمین کی زینت قرار دیتا ہے لیکن پھر اس کے وجود کو توڑ
چھوڑتا ہے۔ یہ بڑے غضب کی بات ہے اور اس سے خود
اس کی بیوقوفی ثابت ہوتی ہے۔

۸۵۔ "زندگی سے مایوس سانپ جسکا بدن داری کے پٹارے میں پڑے پڑے دکھنے لگا۔ اور فاقوں کے مارے جس کے حواس ٹھکانہ نہ تھے، چوہا رات کو اس کے پٹارے میں سوراخ کرکے خود بخود اس کے منہ میں گیا اور سانپ چوہے سے اپنا پیٹ بھر کر اسی سوراخ سے باہر نکل گیا۔ اسی طرح انسانوں کے وجود عدم کا خود دریا منتظم ہے "

۸۶۔ "کاہلی کے برابر آدمی کا کوئی دشمن نہیں اور جفاکشی سے بڑھکر کوئی دوست نہیں کہ جس سے کسی قسم کی تکلیف پاس نہیں بھٹک سکتی "

۸۷۔ "چھٹا ہوا درخت ازسرنو پھل پھول کر پھیل جاتا ہے۔ چاند زوال ہوکر پھر بدر ہو جاتا ہے اس سے نتیجہ نکلا کہ ہر تکلیف کے بعد آرام ہے "

کمال کو بھی پڑھا کر بیان کرتے دل پر خوش ہوتے ایسے
نیک لوگ بہت کم ہیں۔

۹۸۔ اس سونے کے سمیرو پہاڑ اور چاندی کے
کیلاس سے کہیں کیا مطلب کہ جن کے سہارے پر درخت
ہمیشہ ویسے کے ویسے ہی رہتے ہیں۔ ہم تو ملیاچل کے
قائل ہیں کہ جہاں نیب، نیم، کنکول اور بیج وغیرہ درخت
درخت سب صندل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

صبوری کی صفت

۹۹۔ انمول جواہر پا کر دیوتا لوگ مطمئن نہ ہوئے
اور خوفناک زہر سے بھی ڈر کر اپنی کوشش سے باز نہ آئے
اور امرت نکالے بغیر انہوں نے دم نہ لیا۔ اس سے یہ بات
ثابت ہوتی ہے کہ صابر لوگ اپنے مقصد کو حاصل کئے

پریشان نہیں ہوتا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سمندر بڑا
جسیم۔ طاقتور اور برداشت کرنے والا ہے یہی حال نیک
انسانوں کا ہے وہ بھی سمندر کی مانند ہوتے ہیں ۔

۸ ۔ بوالہوسی کو چھوڑنا۔ بخشش کی عادت ڈالنا۔
غرور سے حذر کرنا۔ برائیوں سے پرہیز رکھنا۔ سچ بولنا
نیکوں کی صحبت میں رہنا۔ داناؤں کی خدمت کرنا۔ قابل
آدمیوں کی عزت کرنا۔ دشمنوں کو بھی ناراض نہ کرنا
اپنے کمال کو پھیلانا۔ اپنی نیکنامی کو دھکا نہ لگنے
دینا اور مصیبت زدوں پر رحم کھانا یہی نیک لوگوں
کے اوصاف ہیں ۔

۹ ۔ تن من اور دھن کو سخاوت کے امرت سے پُر
کئے ہوئے جہان کو فیض پہنچانے والے اور دوسروں کے دل سے

پگھار رہی ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کس قسم کے آدمی ہیں۔

۱۸۸۔ پانی جب دودھ سے ملا تو دودھ نے اپنا تمام رنگ اپنی خاصیت اور تاثیر اپنے دوست پانی کو دیدی بعد میں پانی نے دودھ کو جلتے ہوئے دیکھ کر اپنے آپکو آگ سے پہلے جلا دیا۔ پھر دودھ نے بھی اپنے دوست کو مصیبت میں پاکر ابل کر آگ کو بجھانا چاہا اور پانی کے چھینٹے پڑنے پر اپنے دوست کو واپس آتے سمجھ کر خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ سچ ہے نیک آدمیوں کی دوستی ایسی ہی ہوتی ہے۔

۱۸۹۔ سمندر میں کہیں کشتی نما بستیاں تیراکی فرما رہے ہیں کہیں بیچارے پہاڑ بنا ہوگئے ہیں کہیں قیامت خیز آگ پانی کو اڑا رہی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ متعلق

پر حسبِ حیثیت روپیہ سے مدد کرے۔ بزرگوں نے سچے پنچوں
کی یہ علامتیں ظاہر فرمائی ہیں۔

ہم نے سورج بلا درخواست خود بخود کنول پھولوں
کو کھلا دیتا ہے۔ چاند بغیر کہے چکور کو راحت بخشتا ہے
ابرِ باراں بغیر سوال کئے زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اسی طرح
مہاتما لوگ کسی کے کہنے کے بغیر ہی دوسروں کے فائدہ
کے لئے زندگیاں دے دیتے ہیں۔

وہ شخص اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو اپنے نقصان
کو بھی برداشت کر کے دوسروں کا کام سنوارتے ہیں۔ اوسط
درجہ کے انسان وہ ہیں جو اپنے اور پرائے دونوں کا کام
سنوارتے ہیں اور ادنیٰ درجہ کے آدمی یعنی بدخصلت
وہ ہیں جو اپنے فائدے کی خاطر دوسروں کا کام

دینے کو اچھائی سمجھتے ہیں۔ اُن کو دنیا میں کون عزت کی نگاہوں سے نہیں دیکھتا؟

اکیا۔ جس طرح پھل دار شاخ تمر کے بوجھ سے جھک جاتی ہے اور ابر باراں بارش کے وقت نیچے آتا ہے جس طرح نیک انسان بھی دولت پا کر سر اونچا نہیں کرتے بلکہ اور بھی جھک جاتے ہیں۔

۱۲۔ کان کی زینت تمام تر سننے سے ہے نہ کہ مرصع کنڈل پہننے سے۔ نیک انسانوں کے ہاتھ کی زینت پر اپکار کرنے سے ہے نہ کہ خالص ہیرے پہننے سے۔

۱۳۔ دوست کو گناہوں سے بچاتے نصیحت کرے۔ اس کی برائیوں پر پردہ ڈالے۔ خوبیوں کو ظاہر کرے۔ مصیبت میں ساتھ نہ چھوڑے۔ اور مشکل وقت پڑنے

۱۵۔ ہاتھ دینے والے۔ سر بزرگوں کے پاؤں
پڑنے۔ زبان سچ بولنے۔ بازو کچھ بہادری دکھانے۔
دل صفائی و نیک نیتی اور کان شاستروں کے سننے سے
ہی قابل عزت ہیں ۔

۱۶۔ نیکوں کا دل عیش و نشاط میں کنول کے پھول
سے بھی نازک رہتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت پتھر
کی طرح سخت ہو جاتا ہے ۔

۱۷۔ پانی کا قطرہ اگر جلتے ہوئے لوہے پر پڑے تو اس کا
نشان تک نہیں رہتا۔ اور وہی قطرہ کنول کے پتے پر
موتی کی مانند زیب دیتا ہے۔ پھر وہی قطرہ سواتی نچھتر
میں سمندر کے سیپ میں پڑنے سے موتی بن جاتا ہے۔
اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ادنٰے۔ اوسط اور اعلٰی اوصاف

۵۷۔ "غضبناک بادشاہ کا کوئی دوست نہیں۔
کیونکہ آگ اگر ہوَن کرنے والے کو بھی چھو جائے۔ تو جلا
کے ہی چھوڑتی ہے"

۵۸۔ "چپ سا دھنے سے گونگا۔ زیادہ گفتگو کرنے
سے بکواسی۔ ہمیشہ پاس رہنے سے بے حیا۔ دور رہنے سے بے
مروت۔ بخش دینے سے بزدل اور برداشت نہ کرنے سے
رذیل خاندان والا کہلاتا ہے۔ مطلب یہ کہ خدمت کا
کام سخت دشوار ہے۔ عارفوں کیلئے بھی مشکل ہے"

۵۹۔ "جو ملازموں کو تبدیل کرتے رہتے کسی سے مشورہ
نہ لینے اور اہل کمال سے جلتے رہنے والا ہو۔ ایسے رذیل
کے ماتحت رہ کر کس کو راحت نصیب ہوتی ہے"

۶۰۔ "پہلے پہل بہت زیادہ۔ بعد میں اس سے نصف

سید سادے کو جاہل، ٹیڑھا پن لینے والے کو عاجز، ہوشیار کو مغرور، فصیح البیان کو بکواسی، مستقل مزاج کو سست الوجود ہونے کا الزام بد تہذیب ہی لگایا کرتے ہیں۔

۵۵۔ حریص کو عیبوں، چغلخور کو گناہ، سچ بولنے والے کو عبادت، صاف دل کو تیرتھ کی کیا حاجت ہے۔ نیک انسان کو دوست اور خاندان کی کیا کمی ہے۔ نیک نام کو شہرت اور عالم کو دولت کی کیا ہوس۔ اور جو بدنام ہوا اس کے لئے موت بھی کچھ نہیں۔

۵۶۔ دن کے وقت چاند، جوبن کے بغیر عورت، بلا کنول سمندر، حسین بیوقوف، کنجوس زردار، نیک مفلس، شاہی دربار میں بدگو، یہ ساتوں کے ساتوں ہمارے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔

سوا کسی کے آگے عاجزانہ التماس نہ کرو۔

بدل کی خصلتیں

۵۲۔ مغرور رہنا خواہ مخواہ جھگڑا فساد مچانا پرائے مال اور استری پر ہر دم نظر بد رکھنا۔ عزیز و اقارب اور دوستوں کی بات برداشت نہ کرنا یہ سب بدل کی فطرتی خصلتیں ہیں۔

۵۳۔ بدخصلت انسان اگرچہ ہنرور بھی ہو تو بھی قابل نفرت ہے۔ جیسے کہ سانپ سر میں بیش قیمت منی رکھنے کے باوجود بھی سخت خطرناک اور موت کا سبب ہے۔

۵۴۔ حیادار انسان کو بزدل بہت (روزہ) رکھنے والے کو [illegible] پاک صاف کو بناوٹی۔ بہادر کو بے رحم

ان کو بادشاہ کی صحبت سے کیا حاصل ؟

۴۹۔ کاتب تقدیر نے روز ازل جو کم و بیش دولت مقسوم میں لکھدی ہے۔ وہ چاہے کہیں جا بیٹھو ضرور ملجائیگی۔ اس سونے کی کان میں بھی جلنے پر اتنی ہی آئیگی۔ اسواسطے اے صابر بندو اور دولتمندوں کے آگے فضول دست سوال۔ پھیلاؤ۔ دیکھو گھڑا سمندر اور کنوئیں دونوں سے برابر ہی پانی لے سکتا ہے ؟

۵۰۔ اے ابر! تو دنیا بھر میں چھچھینٹے کا سہارا مشہور ہے۔ اب تجھے میرے شجر کا کیوں انتظار ہے ؟

۵۱۔ اے پپیہے! خبردار ہو فدا ہماری نصیحت سن کہ آسمان پر بیشمار ابر ہیں۔ مگر تمام ایک قسم کے نہیں کئی تو بارش سے زمین کو سیراب کرتے ہیں اور کئی فضول گرج کر ہوا ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے اے دوست ابر نیسان کے

اسی واسطے یہی دونوں حالتیں انسان کو اوسکے اعلیٰ
مقاموں پر پہنچاتی ہیں اور سچی سچی خوشی پیدا کرتی ہیں ؛

۴۷۴۔ اے راجہ! اگر تو گائے زمین کو دوہنا چاہتا ہے
تو بچھڑے کی طرح رعایا کی پرورش کر جب رعیت ٹھیک طرح سے
کی ابتدا امن امان سے پرورش پائے گی۔ تو زمین طرح طرح
کے پھل پیدا کریگی ؛

۴۷۵۔ طوائفوں کی طرح سلطنت بھی رنگا رنگ ہوتی ہے۔
کہیں راستی پسند کہیں دروغ گو کہیں سخت دل کہیں شیریں
سخن کہیں قاتل کہیں رحم دل کہیں طامع اور کہیں
رہزن وغیرہ مختلف صورتوں سے ہی ہوتی ہے ؛

۴۷۶۔ جس میں قدردانی علم ہنر کی پرورش خیرات
عشرت بہادروں کی حفاظت وغیرہ صفات پیدا ہوں

۴۳" دولت کی تین حالتیں ہیں اول خیرات کے کاموں میں خرچ ہونا۔ دویم عیش و عشرت میں اُڑانا سویم برباد ہو جانا۔ جو خیرات اور عشرت میں صرف نہیں ہوتی۔ اسکی تیسری حالت ہوتی ہے۔ یعنی برباد ہو جاتی ہے"

۴۴" کھرادے ہوئے جواہر۔ لڑائی جیتے ہوئے دلاور مستی اترے ہوئے ہاتھی۔ موسم سرما کی چھوٹی ندی۔ دوج کے چاند۔ نشۂ جوانی اور محبت میں چور عورت۔ اور زیادہ دان دینے کے سبب سے ہوئے مفلس کی نقاہت ہی عزت کا باعث ہے"

۴۵" جب کوئی غریب ہوتا ہے۔ تو صرف پانچ سیر جو کی آرزو کرتا ہے اور وہی آدمی جس وقت دولتمند ہو جاتا ہے۔ تو اچھی اچھی نعمتوں کو بھی حقیر جاننے لگتا ہے"

علم۔ ظاہری اور باطنی حواس۔ رسم و رواج۔ تیز فہمی
اور ہر بات تو وہی ہے لیکن محض دولت کے نہ ہونے سے وہی
انسان ذرا سی دیر میں کچھ اور کا اور ہو جاتا ہے۔ یہ دولت
کی صفت ہے۔

۱۴۱۔ جس شخص کے پاس دولت ہے۔ وہی شریف
دانا۔ عالم۔ قابل۔ معزز اور لائق زیارت ہے اس سے یہ نتیجہ
نکلا کہ تمام خوبیاں دولت کے بھروسہ پر ہیں۔

۱۴۲۔ نالائق وزیر سے بادشاہ۔ بادشاہ کی صحبت سے
عابد۔ لاڈ سے بیٹا۔ علم کے بغیر برہمن۔ نالائق اولاد سے
خاندان۔ بد ذات کی خدمت سے رحم۔ تجربہ کے بغیر دوستی
ظلم سے عروج۔ سست الوجودی سے دولت بہت جلد
برباد ہوتی ہے۔

کرنا گوارا کرے پاؤں خیال کرکے اپنے بدن پر تنکے دیکھکر غصّہ سے جل اٹھتا ہے۔ جسطرح غیرتمند اور بلندحوصلہ انسان اپنی بیعزتی کو کیونکر گوارا کریں؟

۳۸۔ "شیر اگرچہ بچہ بھی ہو۔ تو بھی مست اور خونخوار ہاتھی پر حملہ آور ہوتا ہے" مطلب یہ کہ بہادروں کی یہ خصلت ہی ہے۔ دلیری کچھ عمر پر منحصر نہیں ہے۔

دولت و قناعت

۳۹۔ "قوم چاہے تحت الثرےٰ میں چلی جائے اور کل ہنر وکمال اس سے بھی کہیں نیچے چلے جائیں سلیم الطبعی پہاڑ سے گرکر نابود ہو جائے۔ عزیز و اقارب آگ میں جل مریں۔ بہادری کا نشان تک نہ رہے لیکن ہمیں فقط دولت ہی سے سروکار ہے جس کے بغیر تمام ہنروکمال ہیچ ہیں"

ماہتاب عالمتاب کو جا دباتا ہے۔"

۳۵۔ "چودہ بھون کو شیش جی اپنے پھن پر لئے ہوئے
ہیں اور کچھپ جی شیش جی کو بھی اپنی پشت پر سنبھالے ہوئے ہیں
اور سمندر نے کچھپ جی کو بھی بے پروائی سے مور کے آسرے
پر چھوڑ دیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جہاں پرشوں کی باتوں
پتہ نہیں چلتا۔"

۳۶۔ "مغرور راجہ اندر کے پھینکے ہوئے بجر کی آتش
افشانی سخت تباہ کن ہے) کی چوٹ سے ہلاک ہو جانا نیاک کے
لئے اچھا ہے مگر اپنے باپ ہماچل کو رنج و مصیبت میں پھنسے
ہوئے چھوڑ کر بھاگ جانا اور سمندر میں کود کر اپنی جان بچانا
غیر واجب تھا۔"

۳۷۔ "اگر بعل جل نہیں کھاتا ہے۔ پھر بھی وہ منہ کا

عجز و انکسار کا اظہار کرتا ہے۔ اور شیر اپنی ہمت ہمیشہ بچانے والے پر غضب آلودہ نگاہ ڈالکر اپنی طرح کی دانائی اور جرأت سے غذا حاصل کرتا ہے۔

۳۲۔ "جہان میں اسی انسان کا پیدا ہونا مبارک ہے جسکی پیدائیش سے خاندان کی عظمت بڑھے۔ ورنہ اس چرخ گرداں کے نیچے مرکر کون دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔"

۳۳۔ "پھولوں کی طرح شریف النفس لوگ بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو سب کے سر پر براجمان رہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو جنگل میں ہی کھل کر خود بخود مرجھاتے ہیں۔"

۳۴۔ "مشتری۔ زہرہ۔ زحل۔ مریخ اور عطارد یہ پانچوں ستارے بھی مشہور ہیں لیکن راکشسوں کا راجہ دلاور راہو ان سے عداوت نہیں کرتا۔ بلکہ اماوس اور پورنماشی کو آفتاب

۲۹۔ "نحیف۔ نزار۔ بھوکا۔ مصیبت زدہ۔ بے رعب اور ادھ موا
شیر بھی ہاتھی کے بہترے گوشت کے نوالے کھانے کا خواہشمند
رہتا ہے۔ اسی واسطے بہادر اور عالی حوصلہ مانا جاتا ہے۔ وہ
بھوکا بھی گھاس کبھی نہیں کھاتا۔"

۳۰۔ "کتا اک ذرا سا ہڈی کا یا گوشت ٹکڑا اور چربی
سے پر ملگجہ ملنے پر خوشی سے جامے میں پھولا نہیں سماتا۔ گو کہ
اس سے اسکا پیٹ بھی نہیں بھرتا اور شیر قابو میں آئے ہوئے
گیدڑ کو چھوڑ کر بھی درست تاسف نہیں۔ ملتا مطلب یہ کہ آدمی
چاہے کیسی مشکل مصیبت میں کیوں نہ ہو۔ اپنی حیثیت و محنت
کے مطابق نتیجہ کی آرزو رکھتے ہیں۔"

۳۱۔ "کتا جس نے ٹکڑا پایا ہے۔ اس کے آگے دم
ہلا کر قدموں پہ سر جھکا کر۔ خاک پر لیٹ کر منہ اور پیٹ دکھا کر

ادنیٰ درجہ کے انسان ناکامی کے ڈر سے کام کو شروع ہی نہیں کرتے۔ اوسط درجہ کے انسان کام تو شروع کرتے ہیں لیکن ناکامی کا منہ دیکھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ اعلیٰ ترین مرتبہ کے حوصلہ مند انسان کام شروع ہونے پر متواتر ناکامیوں کے باوجود بھی اسے مکمل کئے بغیر نہیں چھوڑتے ؎

۴۸۔ نیکدل انسان بے غیر اشخاص کے آگے دست سوال دراز نہیں کرتے اور نہ ہی مفلس سے کچھ مانگتے ہیں قاعدہ کے مطابق انہیں اپنی بسر اوقات کرنی عزیز ہے مرنے کی حالت میں بھی ان سے برائی ہونی محال ہے۔ وہ مصیبت کے وقت بھی عالی مرتبہ ہیں کیونکہ نیک خصلتیں اختیار کئے ہوئے ہیں اتنے کٹھن اصولوں کا انہیں کس نے اپدیش دیا۔ شاید اس پاربرہم نے ؎

پیر پرستی کرنا (۴) اوکھیبت (۵) بالیہ (۶) جیانک (۷) دھی تقتیش
(۸) شانتی (۹) رودر سے پوری پوری واقفیت حاصل ہے ان
کی یکتائی و شہرت کے وجود کو اہل سناتنی کو شک نہیں ہوتا۔"

۲۵۔ باعصمت بیوی۔ نیک چلن فرزند۔ فیاض دل
مالک حقیقی دوست۔ صادق دل رشتہ دار۔ اچھی عقل۔ لازوال دولت
علم سے راحت یہ سب نعمتیں اس کو میسر ہوتی ہیں جس نے بھگوان
کی پوجا کی ہو۔"

۲۶۔ ذی روحوں کے قتل سے حذر کرنا پرائی دولت
پر دل نہ بھرمانا۔ سچ سچ کہنا۔ موقعہ پر توفیق کے مطابق خیرات دینا
پرائی استری کے تذکرہ میں چپ رہنا۔ برا لہجہ کو چھوڑنا۔ بزرگوں
میں انکساری کا اظہار کرنا۔ ذی روحوں پر ترس کھانا شاستروں
کو ماننا۔ روزانہ عمل کرتے رہنا یہی انسان کیلئے نجات کے راستے ہیں۔"

میں کمال حاصل ہو تو بادشاہت کی کیا ضرورت ہے ؟"

۴۲۔ "عزیز و اقارب سے سلوک رکھنے۔ دیگر لوگوں پر ترس کھانے۔ جاہل کیساتھ سختی سے پیش آنے۔ فقرا سے میل جول بڑھانے۔ راج دربار میں انصاف کی بات چیت کرنے داناؤں سے راستی برتنے۔ مخالفوں کے آگے بہادری برتنے۔ بزرگوں سے عجز و انکسار کا اظہار کرنے اور عورتوں پر غالب رہنے والا انسان ہی فخر عالم کہلانے کا مستحق ہے"۔

۴۳۔ "نیک لوگوں کی صحبت کج فہمی کو ہٹاتی۔ سچائی کا جوہر پیدا کرتی۔ عزت کو بڑھاتی۔ برائیوں کو کم کرتی۔ دل کو راحت بخشتی اور چاروں طرف نیکنامی پھیلاتی ہے۔ غرضیکہ نیک صحبت آدمی کو کیا کیا فیض نہیں پہنچاتی ؟"

۴۴۔ "ایسے قابل شاعر جنکو نورس (۱) سنگار (۲)

ساتھ تجبر سے مت پیش آؤ۔ کیونکہ اُس کے برابر جہان میں
کوئی دوسرا نہیں ہے ؛

۱۷۔ جن کو نجات حاصل کرنے تک کے عمل یاد ہیں۔
ایسے داناؤں اور عارفوں کا نِرادر (بے عزتی) نہ کرو کیونکہ
انکو تمہاری زوال پذیر دولت قابو میں نہ لا سکیگی جسطرح
مست ہاتھی کو کنول کی ڈنڈی کا سوت نہیں ٹھیرا سکتا ؛

۱۸۔ ہنس پر اگر برہما کا غصہ نازل ہو۔ تو اُس کے
کنول بن کے نواس اور سیر دریا کے نظارہ کو روک سکتا ہے
لیکن اُس کے دودھ اور پانی علیحدہ کرنے کے مشہور عالم
وصف کو زائل نہیں کرسکتا ؛

۱۹۔ خوش آپ گوہروں کی مالا پہننے۔ بازو بند
باندھنے تن بدن مانجھنے عطر ملنے پھولوں کے گجرے

قدردانی اور بہادری کا ذکر

۱۵۔ جن کی زبان شاستر کے قاعدہ کے مطابق پاک
ہے جو طلبا کو تعلیم دینے لائق علم رکھتے ہیں۔ اور جو مشہور بھی
ہیں ایسے سخنور جس بادشاہ کی سلطنت میں مفلس رہتے ہیں
اُس کی کم فہمی اور حماقت میں شک نہیں۔ شعرا تو مال و زر
کے بغیر بھی بلند مرتبہ ہیں جس طرح قیمت گھٹنے پر جواہر کھوٹا نہیں
گنا جاتا۔ بلکہ قیمت گھٹانے والا ہی ناقدرشناس تصور
کیا جاتا ہے۔

۱۶۔ جسے چور نہیں چرا سکتا۔ جو ہر وقت راحت کو
بڑھاتا اور حاجتمندوں کو دینے سے ترقی پکڑتا اور ہزار سال
میں بھی نابود نہیں ہو سکتا۔ ایسا پوشیدہ خزانہ یعنی
علم جس کے قبضہ میں ہے سب شہنشاہ اُس کے

اور منتر کے زور سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے غرضیکہ شاستر کے ذریعہ ہر مرض کا علاج ممکن لیکن جاہل کا علاج ناممکن ہے"۔

۱۲"جو انسان لطفِ شعر اور نغمہ سنجی سے بے بہرہ ہے بلا شبہ وہ بے دُم اور بے سینگ کا جانور ہے۔ گھاس نہیں کھاتا اور جیتا ہے یہ اسکی خوش قسمتی ہے"۔

۱۳"جنہیں علم۔ ہنر۔ عبادت۔ دانائی۔ سخاوت اخلاق اور نیکی کسی سے بھی رغبت نہیں ہے وہ مادرِ گیتی کے دوش پر ناقابل برداشت بوجھ ہیں۔ بلکہ یوں کہو کہ حیوانِ مطلق انسان کی شکل میں زمین پر چل پھر رہے ہیں"۔

۱۴"پہاڑوں اور جنگلوں میں جنگلی جانوروں کے ہمراہ مارے مارے پھرنا اچھا مگر جاہل کے ساتھ بہشت میں بھی رہنا برا ہے"۔

ہے گوشت انسان کی ہڈی کے ناقابل خوردن ٹکڑے کو
کھاتے وقت کتا راجہ اندر کو بھی نزدیک کھڑے دیکھ کر شبہ
کرتا ہے مطلب یہ کہ جاہل لوگ بات کو پکڑ لیتے ہیں اسکی
اچھائی برائی پر غور نہیں کرتے ہیں ॰

۱۱۰ جس طرح گنگا پہلے سورگ پوری سے مہادیو جی
کے ماتھے پر گری پھر وہاں سے ایک اونچے پہاڑ پر اور پہاڑ
پر سے زمین پر اور زمین پر پہنچی ہوئی بحر رواں ہیں یعنی درجہ
بدرجہ بلندی سے ہر دم پستی کو پہنچی اور کم بھی ہوتی گئی اسی
طرح جاہل بہر طور تنزل ہی کو پہنچتے ہیں ॰

۱۱۱ پانی سے آگ ٹھنڈی ہو سکتی ہے چھاتہ سے
دھوپ رک سکتی ہے تیز انکش سے مست ہاتھی اور ڈنڈہ
سے بیل اور گدھا قابو میں آسکتا ہے دوا سے بیماری

کرنے اور دکھانے سمندر کو ایک بوند رس سے شیریں کرنے کی بیکار کوشش کرتا ہے۔"

۷" خاموش رہنا ایک تو اپنے اختیار کی بات ہے علاوہ ازیں اس میں اور بھی بیشمار خوبیاں ہیں پرماتما نے اسے ظرف کم عقل کا سرپوش بنایا ہے اور خاص کر دانائوں کی مجلس میں بیوقوفوں کے لئے زیور ہے۔"

۸" جب تک میں جہالت میں گرفتار رہا ہاتھی کی مانند مست تھا۔ اور میری طبیعت میں ہمہ دانی کا گھمنڈ بھرا ہوا تھا۔ جب عقلمندوں کی صحبت نصیب ہوئی۔ تو خود اپنی نگاہ میں ذلیل ہوگیا اور اپنے آپ کو نادان جاننے لگا۔ اور میرے دل کا کبر تپ کیطرح کافور ہوگیا۔"

۹" کیڑوں سے پر۔ کف آلودہ۔ بدبودار۔ سڑے ہوئے

جاہلوں کا بیان

۱۔ "جسکو میں ہر گھڑی دل سے چاہتا ہوں۔ وہ مجھ سے علیحدہ ہونے پر کسی دوسرے مرد سے محبت کرتی ہے وہ دوسرا مرد ایک اور غیر عورت پر مرتا ہے اور وہ غیر عورت مجھ پر خوش ہے اسلئے لعنت ہے میری معشوقہ پر جو دوسرے مرد پر عاشق ہے اور اس دوسرے مرد پر جو کسی اور غیر عورت کو چاہتا ہے اور اس غیر عورت پر جو مجھ سے خوش ہے اور مجھ پر جو اُسے چاہتا ہوں اور ساتھ ہی کام دیو پر جس نے یہ ترغیب دی ہے"

۲۔ "کم عقل کو بہ آسانی اور عقلمند کو نہایت عمدگی سے راہِ راست پر لا سکتے ہیں لیکن جاہل کو برہما بھی درست نہیں کر سکتا ہے"

کی حقیقت اور موکش کے متعلق بہت کچھ اپدیش کئے یوگ سادھنا کا ڈھنگ سکھایا جس کی بدولت آخری بھرتری ہری جیون مکت ہو گیا۔ عالم ریاضت میں اس نے نیتی۔ ویراگ اور شرنگار کے متعلق ایک نہایت زبردست گرنتھ لکھا جو علمی دنیا کے ساتھ ہمیشہ اسکی یاد لوگوں کے دلوں میں تازہ رکھے گا۔

ناظرین آئندہ صفحوں میں جو مفید ہدایات اور لاثانی خیالات ملاحظہ فرمائیں گے۔ وہ اس مہاں پرش کے مذکورہ بالا گرنتھ کا حرف بہ حرف ترجمہ ہوں گے۔

اسکے ہر ایک شلوک کو غور و خوض سے پڑھکر اس سے منشے و مطلب کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کیجئے اور اپنے جیون کو پوتر بنائیے۔

دیش کا سیوک
مترجم

آزاد ہو جاؤں گا۔"

وزیروں امیروں نے لاکھ سمجھایا کہ مہاراج اتنی جلدی
ٹیکا یا پلٹ اچھی نہیں۔ مگر بھرتری ہری نے ایک نہ مانی۔ اور وہی
کی جو دل میں ٹھانی تھی۔ اس کے اس طرح راج پاٹ کو چھوڑ
کر چلدینے کے بعد اسکا چھوٹا بھائی وکرما دتیہ تخت سلطنت
پر بیٹھا جسنے نہایت دانشمندی اور انصاف پسندی سے راج
کیا جس کا چلایا ہوا بکرمی سمت آجتک ہندوستان میں رائج ہے
بھرتری ہری بن بن اور جنگل جنگل پھرتا اور شیو کی
تعریف میں گیت گاتا ہوا مچھندر ناتھ نامی ایک مشہور معروف
یوگی کے آشرم پہنچا جس کا گورکھ ناتھ نامی ایک چیلا تھا اس
نے بھرتری ہری کی اچھی طرح آؤ بھگت کی۔ بعد میں مچھندر
ناتھ نے اسے اپنا چیلا بنا کر دنیا کی بے ثباتی۔ رنج و راحت

لات مار کر شاہی پوشاک اتار دی اور گلے میں کفنی ڈال دنیا
سے مایوس ہو کر اپنے دیوان خاص سے یہ الفاظ کہتا ہوا
بنوں کی طرف چلدیا۔

"دنیا کا رشتہ ناطہ سب فضول۔ یہ خود جھوٹی۔ اسکا
کاروبار جھوٹا۔ راج پاٹ سب دھوکے کی ٹٹی۔ عورت کی محبت
بال بچوں کی الفت سب جادو کا کھیل ہے۔ یہاں کوئی
خطرے سے خالی نہیں۔ عیش میں ملال۔ راحت میں غم خوشی
ماتم مستی میں خمار کا ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔ ہاں آزادگی
اور ویراگ ہیں جن میں کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہو سکتا
آہا! وہ گھڑی کیسی مبارک ہوگی جب میں گنگا کے کنارہ
کسی پتھر کی چٹان پر بیٹھا ہوا اشت سچدانند پار برہم پرماتما
کے دھیان میں لین ہو کر میں دنیا و مافیہا کے خوف و غم سے

وہ دل کا صاف۔ زبان کا پورا۔ منصف مزاج۔ اناتھوں کا
سہایک، ودوانوں کا قدردان اور پرجا کا ہتکاری تھا
اُس کے وزیر امیر سب بڑے بڑے لائق اصحاب تھے۔
جنہیں ہر وقت رعایا کی بہتری کا خیال رہتا تھا۔ اُس کے
عہد میں بیشمار دھرم آچاریہ (اپدیشک) مقرر تھے جو
شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں لوگوں کو دھرم اُپدیش دیتے
پھرتے تھے۔ ان سب کا خرچ بھرتری ہری اپنے خزانہ
سے دیتا تھا۔ مالوہ کا کوئی گاؤں یا قصبہ ایسا نہ تھا جہاں
کاویہ شالہ (مشاعرہ) پاٹھ شالہ اور کنیا شالہ نہ ہو۔

ایک دن بھرتری ہری کی طبیعت راج محل کے کسی
خاص واقعہ سے متاثر ہو کر ایسی اُچاٹ ہو گئی کہ اُس نے
یک لخت دُنیا کے عیش و عشرت اور راج پاٹ سے منھ موڑ

کرتے ہیں۔ وہ "بھرتری ہری شتک" نامی مشہور و معروف پستک ہے۔ جو یوگیوں کے سرتاج بھرتری ہری کی بیش بہا تصنیف ہے۔

بھرتری ہری گندھرب سین کا بیٹا اور مالوہ دیش کا بڑا نامور حکمران تھا جس کا پایۂ تخت اُجین نگر تھا۔ جو اب مہاراجہ سندھیا کی سلطنت میں شامل ہے۔

بھرتری ہری نے چھوٹی سی عمر میں ہی پاتنی ویاکرن اور سنسکرت کے تمام مشہور شاستروں پر اپنے لائق و فائق گورو چندر چاریہ و سوریلان کی مدد سے عبور حاصل کر لیا تھا مگر ان دو دیا میں بھی خاصی مہارت پیدا کی تھی۔ وہ راج کاج کے کاروبار میں غضب کی لیاقت رکھتا تھا عیب اسکی ذات کے کہیں نزدیک بھی نہ پھٹکا تھا۔

کے لیے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ پرماتما اس
کا دماغ ٹھکانے لگائے۔ اسے عقل سلیم بخشے۔ اس کی آنکھوں
پر سے تعصب کے پردہ کو ہٹائے۔ تاکہ اسے دوسروں کی خوبیاں
بھی عیب کی صورت میں نظر نہ پڑیں۔

غیروں پر ہی کیا منحصر ہے جب سے ہمارے نوجوانوں
نے مغربی تہذیب کے زیرِ سایہ تعلیم حاصل کرنی شروع کی
ہے۔ اُن کے دماغ بھی بگڑ گئے ہیں۔ اُن کو اپنے دیش کا
بھیس۔ بھاؤ اور علم ادب غرضیکہ کچھ بھی اچھا معلوم
نہیں دیتا۔ وہ شیکسپیئر۔ ملٹن۔ بیکن۔ ہربرٹ سپنسر
کی تصنیفات کو پڑھ پڑھ کر تو وجد میں آجائیں گے۔ مگر
ویاس۔ والمیکی۔ تلسی داس۔ پاتنجلی اور کالیداس کے
کے بنائے ہوئے گرنتھوں کو گیدڑوں سے بڑھ کر کچھ

بھارت کی پوتر بھومی کی تقدیس اور عظمت میں کس کو
شک ہو سکتا ہے جس کی گودی میں ہرشچندر جیسے ست
وادی۔ گوپی چند جیسے یوگی۔ پہلاد جیسے بھگت اور پورن جیسے
نفس کش راجکنور کھیلے ہوں۔ جس کے پہلو سے ارجن بھیم
پورس اور اشوک اعظم جیسے بہادر اور چکرورتی راجے
اٹھے ہوں۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا انسان ہے۔ جو اسے
وحشیوں کی زمین کے نام سے یاد کرے۔ اگر ہے تو سمجھ لو
کہ وہ صحیح الدماغ نہیں۔ اس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی بندھی
ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اُسے اجالا بھی اندھیرا ہی معلوم
دیتا ہے۔ نور بھی تاریکی ہی دکھائی پڑتا ہے۔ ہم ایسے انسان

BHARTRI-HARI SHATAK

بھرتری ہری شتک

نیتی-ویراگ اور شرنگار

شب داس تاجر کتب لاہور

Arorbans Press,—Lahore

Price annas 8